تاریخ تدوینِ فقہ

★

مؤلفہ

قاضی محمد نصیر الدین صاحب

★

ادارۂ اشاعت اسلامیاں لاہور

کراچی میں ملنے کا پتہ :-

کتب خانہ دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

ف
Ie26

Marfat.com

الحدیث النفح
فی
تدوین الفقہ

تاریخ تدوین فقہ

از

حافظ محمد نصیر الدینؒ

مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل [illegible]

معلم اسلامیات جامعہ [illegible]

شائع کردہ

ایجوکیشنل پریس ڈیپارٹمنٹ [illegible] لاہور

طبع اول ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۳ء تعداد ایک ہزار قیمت ایک روپیہ ۸/

Marfat.com

86403
~~86303~~
~~68903~~

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مملکت اسلامیہ پاکستان صانہا اللہ عن الفتن کے قیام کے بعد سے میری دیرینہ تمنا تھی۔ کہ اسلامی علوم پر اردو زبان میں علمی ذخائر کو شائع کیا جائے۔ میں نے کئی متعدد علماء سے درخواست کی مگر شنوائی نہ ہوئی۔ حضرت مولانا محمد نصیر الدین صاحب مدظلہ العالی نے میری تمنا کو شرفِ قبول سے نوازا۔ جزاہ اللہ خیراً

اس سلسلہ میں اصول حدیث پر تیسیر الاصول، اسلامی فقہ پر التعلیق الضروری علی المختصر القدوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کیفیت میں الشہادۃ الجلی فی الصلوٰۃ علی النبی۔ احادیث منتخبہ کے سلسلہ میں بلوغ المرام للحافظ ابن حجر۔ اور بلوغ المرام کی اردو میں شرح نیل السلام کی اشاعت سے بفضلہ تعالیٰ فارغ ہو چکا ہوں۔ اب تاریخ تدوین فقہ کا ہدیہ اہلِ علم کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس گرانی کے زمانہ میں کتاب کی طباعت اور اشاعت دردِ سر اور تکلیف بے محل کے قریب ہے۔ مگر علمی شوق کا بھلا ہو۔ جو "درد ما دادی و درمانی ہنوز" کا مصداق ہے۔ خدا کرے مجھے ایسی علمی سعادتیں حاصل کرنے کے مواقع میسر رہیں۔ اور ملت اسلامیہ ان گراں بہا خزائن سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین

ناشر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مری انتہائے نگارش یہی ہے

ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

تاریخ تدوین فقہ پر یہ مختصر کتاب ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس کا نام "الحدیث النعم فی تدوین الفقہ" یعنی تاریخ تدوین فقہ ہے۔ اللّٰہم فتقبلہ منی انک انت التواب الرحیم۔ آمین۔

۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ　　　محمد نصیر الدین عفی عنہ

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	فقہ کی تعریف	۵	۱۶	فقہ حنبلی کی مستند کتب	۲۷
۲	فقہ کے فضائل	۶	۱۷	تاریخ تدوین فقہ	۲۸
۳	مسالک فقہیہ	۸	۱۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت	۳۵
۴	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	۹	۱۹	دورِ اول کے فقہاء	۴۷
۵	امام ابوحنیفہ کے اساتذہ	۱۳	۲۰	دورِ دوم کے فقہاء	۴۸
۶	فقہ حنفی کی خصوصیات	۱۹	۲۱	دورِ سوم کے فقہاء	۴۹
۷	فقہ حنفی کی مستند کتب	۲۳	۲۲	دورِ چہارم کے فقہا	۵۳
۸	امام مالک بن انس رح	۲۳	۲۳	دورِ چہارم کی خصوصیات	۵۸
۹	فقہ مالکی	۲۴	۲۴	دورِ پنجم کے فقہاء اور خصوصیات	۷۱
۱۰	فقہ مالکی کی مستند کتب	۲۵	۲۵	دورِ ششم کے فقہا اور خصوصیات	۷۳
۱۱	امام شافعی	۲۵	۲۶	دورِ ہفتم کے فقہاء اور	
۱۲	فقہ شافعی	۲۶	۲۶	خصوصیات	۷۶
۱۳	فقہ شافعی کی مستند کتب	۲۶	۲۷	دورِ ہشتم کے فقہاء اور خصوصیات	۸۱
۱۴	امام احمد بن حنبل رح	۲۶	۲۸	دورِ نہم کے فقہاء اور خصوصیات	۸۴
۱۵	فقہ حنبلی	۲۷	۲۹	خاتمہ و دعا	۹۶

Marfat.com

تعریف فقہ اَلْفِقْہُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْعِلْمِ وَالْفَھْمِ فِی الْاَصْلِ وَفِی عُرْفِ الْعُلَمَاءِ عِبَارَۃٌ بِالْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّۃِ الثَّابِتَۃِ لِاَفْعَالِ الْمُکَلَّفِیْنَ خَاصَّۃً

ترجمہ: فقہ کے لغوی معنی علم اور فہم کے ہیں۔ اور علماء کے عرف میں فقہ سے مراد وہ احکام شرعیہ ہیں جن کا تعلق خصوصیت سے مکلفین کے اعمال سے ہوتا ہے۔

فقہ کا موضوع اس کا موضوع مکلف انسانوں کے افعال ہیں۔ جن کا تعلق حلت، حرمت، اباحت، وجوب اور سنت سے ہے۔ اور اس سے غرض و غایت اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہے اور اوامر کی تعمیل اور نواہی سے احتراز ہے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو۔

دیگر علوم سے ربط علم تفسیر میں صرف قرآنی آیات اور ان کے متعلقات موضوع بحث ہیں۔ علم حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر اور ان کے مناسبات سے بحث ہوتی ہے! اور فقہ میں مکلف انسانوں کے جملہ افعال موضوع بحث ہیں جن کا تعلق حلت، حرمت، وجوب، سنت اور اباحت سے ہے۔ احکام کے سلسلہ میں فقہ درحقیقت قرآن و حدیث کا خلاصہ ہے۔

عہ۔ مستصفیٰ: امام غزالی مطبوعہ مصر صفحہ ۴۔

Marfat.com

فضائل فقہ

(۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ (۹: ۱۲۲) ترجمہ۔ پس ہر فرقہ سے ایک جماعت کیوں نہ نکلے تاکہ وہ دین کو سمجھ سکیں اور تفقہ حاصل کر سکیں اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ڈرا سکیں۔ اس آیت میں لفظ تفقہ فی الدین قابل غور ہے۔ اللہ نے تفقہ فی الدین کا حکم دیا ہے۔ اور اس کی ضرورت اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تفقہ فی الدین علم فقہ سے حاصل ہوتا ہے۔ (۲) قرآن میں ہے۔ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ۔ (۴: ۸۳) ترجمہ۔ اگر وہ اپنے مسائل حیات میں اللہ اور اللہ کے رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف رجوع کرتے تو ان میں سے وہ لوگ جو تحقیق کرتے ہیں وہ جانتے۔

مذکورہ بالا آیت میں يَسْتَنبِطُونَهُ (تحقیق اور استنباط کرتے ہیں) کا لفظ قابل غور ہے۔ قرآن اور حدیث سے استنباط کا نام فقہ ہے اور فقہاء جملہ مسائل کا استنباط کتاب اور سنت کی روشنی میں کرتے ہیں۔

(۳) فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (۴: ۷۸) اس قوم کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ اس امر کے نزدیک نہیں کہ بات کو سمجھ سکیں۔ اس آیت میں سمجھ پر زور دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کے ارشادات میں

Marfat.com

ہیں تفقہ اور فہم کی ضرورت ہے۔ کتاب وسنت میں اس تفکر کا نام فقہ ہے

(۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۲: ۲۶۹) ترجمہ جس کو دانائی دی گئی اُسے بہت خیر کثیر سے نوازا گیا۔ کتاب اور سنت میں فقہ کے ذریعہ دانائی حاصل ہوتی ہے۔ اور فقہ حکمت کا دوسرا نام ہے کیونکہ یہ کتابُ سنت کا پھل ہے

(۵) أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ ترجمہ۔ کیا یہ لوگ قرآن میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر یہ قرآن خدا کے علاوہ کسی اور سے ہوتا تو اس میں زیادہ اختلاف پاتے۔ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ۔ قرآن میں تدبر اور تفکر کا نام فقہ ہے (۴: ۸۲)

(۶) عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے مروی ہے کہ علوم تین ہیں۔ ایۃ محکمہ (تفسیر) سنّۃ قائمہ (حدیث) فریضۃ عادلہ (فقہ) اوخما المسلکہ

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ اے اللہ اسے دین میں تفقہ عطاء فرما۔

(۸) من یرد اللہ بہ خیراً یفقہ فی الدین (حدیث) اللہ جسے خیر سے نوازنا چاہے اسے تفقہ فی الدین عطا کرتا ہے۔

(۹) فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔ ترجمہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ غالب ہے۔

Marfat.com

(۱۰) الحدیث یتداولہ الفقہاء خیر من الحدیث یتداولہ الشیوخ۔

ترجمہ :۔ جس حدیث پر فقہاء عامل ہوں۔ اس کا درجہ محدثین کی معمول بہ حدیث سے بڑھ کر ہے (اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ صفحہ ۶)

(۱۱) لیس الفقہ الا ھو ثمرۃ الحدیث و درایۃ الحدیث۔ ترجمہ فقہ حقیقت میں حدیث کا پھل اور حدیث میں بصیرت کا نام ہے (اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ)

(۱۲) وَخَیرُ عُلُومٍ عِلمُ فِقہٍ لِاَنَّہٗ ٭ یَکُونُ اِلٰی کُلِّ المَعَالِی تَوَسُّلًا۔ ترجمہ:۔ علم فقہ بہترین علم ہے۔ کیونکہ یہ تمام معالی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ؎

فَاِنَّ فقیہًا وَاحِدًا متوَرِّعًا ۔۔۔ علی الف ذی زھد تفضّل واعتلی

ترجمہ :۔ کیونکہ ایک نیک فقیہ ہزار زاہد سے بڑھ کر ہے۔

(۱۳) قال محمد بن الحسن الشیبانی ؎

تفقہ فَاِنَّ الفقہ افضل قائد ۔۔۔ اِلَی البِرِّ والتَّقوٰی وَاَعدَلُ قَاصِد

(۱۴) قَالَ عَلِیٌّ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ۔

مَا الفَضلُ اِلَّا لِاَھلِ العِلمِ اِنَّھُم ۔۔۔ عَلَی الھُدٰی لِمَنِ استَھدٰی اَدِلَّاءُ

فَفُز بِعِلمٍ وَلَا تَجھَل بِہٖ اَبَدًا ۔۔۔ اَلنَّاسُ مَوتٰی وَاَھلُ العِلمِ اَحیَاءُ

فقہ کے چار مشہور مسلک حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہیں۔ ان

ؔ الدر المختار جلد ۱ صفحہ ۴ مطبوعہ نول کشور

پر مختصر تنقید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ۔
نام نعمان اور کنیت ابو حنیفہؒ ہے۔ ۸۰ھ کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ بغداد میں وفات پائی۔

آپ نے اپنی زندگی میں متعدد صحابہ کی زیارت کی جن کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان صحابہؓ کی تعداد ۲۶ تحریر کی۔ بعض نے ستائیس بتائی۔ اور بعض نے صرف تین پہ اکتفا کیا۔ آپ کے اساتذہ چار ہزار کے قریب تابعی ہیں۔ جن سے حماد۔ علقمہ۔ عطار۔ عکرمہ۔ مجاہد۔ مکحول۔ حسن بصری علیہم الرحمتہ مشہور ہیں۔ ابتدائی ایام علم کلام و فلسفہ کی تحصیل میں بسر ہوئے۔ بعد میں فقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بے مثل شہرت اور دائمی مقبولیت حاصل کی۔

آپ کے مشہور شاگرد آٹھ سو سے زیادہ ہیں۔ جنہیں علامہ ابن شہاب کردری نے مفصل نقل کیا ہے۔ جن میں سے امام ابو یوسفؒ۔ (۲) امام محمد (۳) عبداللہ بن مبارک۔ (۴) وکیع بن جراح۔ (۵) امام زفر۔ (۶) لیث بن سعد۔ (۷) مالک بن مغول۔ (۸) داود طائی۔ (۹) ابوبکر نہشلی۔ (۱۰) حسن بن زیاد۔ (۱۱) بشر بن غیاث۔ (۱۲) عافیہ بن یزید۔ (۱۳) یوسف بن خالد۔ (۱۴) اور نوح بن مریم حیات جاوید حاصل کر چکے ہیں۔

Marfat.com

فقہ اور حدیث میں ربط کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کا ایسا نقشہ تحریر کیا جائے جن کے فیض صحبت سے اکابر محدثین پیدا ہوئے۔

نقشہ تلامذہ امام ابوحنیفہؒ

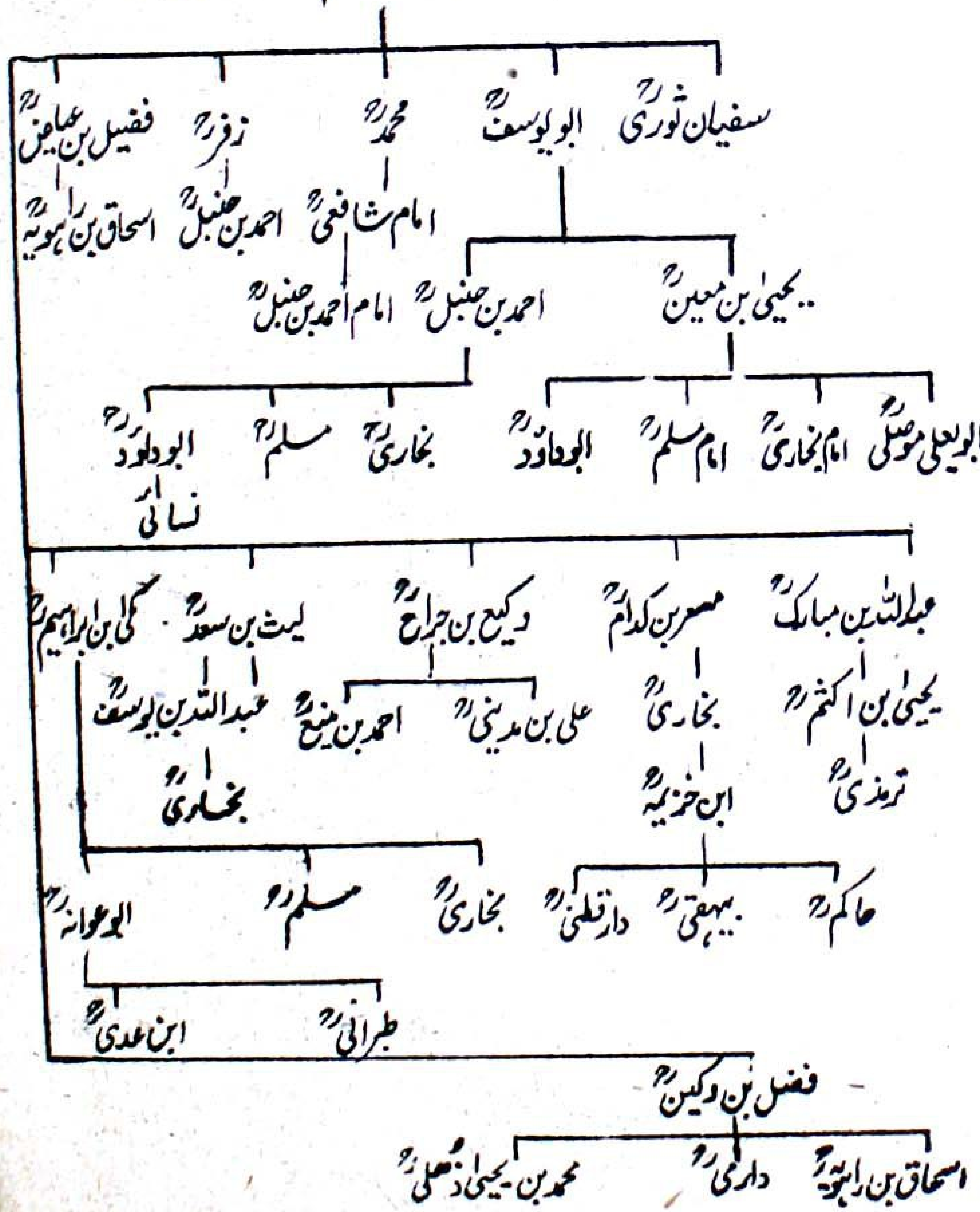

Marfat.com

مذکورہ نقشہ کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (۱) اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ
(۲) تبلیغ الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ للعلامہ جلال الدین سیوطی شافعیؒ

آپ عموماً ہر سال حج ادا کرتے تھے۔ اور یثرب میں احترام کے بنا پر بہت تھوڑا ٹھہرتے تھے اور آپ مدینہ میں استنجا اور قضائے حاجت سے گریز کرتے اور خیال رہتا تھا کہ مبادا اس مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک رکھا ہو۔

امام ابو حنیفہ محدثین کی نظر میں

محدثین کرام امام ابو حنیفہؒ کو انتہائی احترام سے یاد فرماتے ہیں جن سے چند اقوال یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو امام مالکؒ پر جو اپنے وقت کے امام تھے اور امام شافعیؒ پر جو وقت کے امام اور ابو حنیفہؒ پر جو زمانہ کے امام تھے (امام ابوداؤد محدث)

۲۔ ابو حنیفہؒ سے بڑھ کر میں نے کوئی عالم نہیں دیکھا (شداد بن حکیم محدث)

۳۔ میں کسی عالم سے نہیں ملا جو ابو حنیفہ سے زیادہ فقیہ ہو اور ان سے بہتر نماز ادا کرتا ہو۔ (وکیع)

۴۔ لوگ علم فقہ سے بے خبر تھے ابو حنیفہ نے انہیں بیدار کیا (نضر بن شمیل محدث)

۵۔ فقہ میں مہارت مطلوب ہو تو ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کا دامن نہ

Marfat.com

چھوڑ دو۔ لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔[علہ] (امام شافعی)

۶۔ فقہ بس امام ابو حنیفہ کی ہے۔ (یحییٰ بن معین)

۷۔ میں پانچ سال ابو حنیفہ کی خدمت میں رہا۔ ان جیسا خاموش انسان میں نے نہیں دیکھا۔ ہاں جب ان سے فقہ کا کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا۔ تو اس وقت کھل جاتے اور دریا کی طرح بہنے لگتے (جعفر بن ربیع)

۸۔ اَوتَادُ الکُوفَۃِ اَربَعَۃٌ۔ ۱۔ الثوری۔ ۲۔ مالک بن مغول۔ ۳۔ داؤد الطائی۔ ۴۔ ابو بکر النہشلی ترجمہ:۔ کوفہ کے ستون چار ہیں ۱۔ سفیان ثوری۔ ۲۔ مالک بن مغول۔ ۳۔ داود طائی صاحب ابی حنیفہ۔ ۴۔ اور ابو بکر نہشلی۔ اور ان میں سے ہر ایک نے امام ابو حنیفہ سے فیض حاصل کیا۔ (اوجز المسالک)

آپ کے سامنے دو مرتبہ عہدہ قضا پیش کیا گیا۔ ایک مرتبہ یزید بن ہبیرہ والئے کوفہ نے جو مروان بن محمد اموی کی طرف سے عراق کا عامل تھا امام کے سامنے عہدہ قضا پیش کیا۔ مگر امام موصوف نے انکار کیا۔ جب ابو جعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد ڈالی تو وہاں مختلف شہروں کے بہت سے اکابر علماء کو طلب کیا۔ جن میں امام ابو حنیفہؒ بھی تھے۔ خلیفہ ابو جعفر منصور نے آپ کے سامنے عہدہ قضا پیش کیا۔ مگر امام نے معذرت کی، قبول نہ فرمایا (تاریخ اصول فقہ صفحہ ۲۴۲)

علہ۔ تذکرہ حفاظ شمس الدین ذہبی مطبوعہ دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد دکن ۱۳۲۴ھ ص ۱۵۲

Marfat.com

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ مندرجہ ذیل واسطوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے فقہ میں مشہور استاذ حماد بن ابی سلیمانؒ نخعی کوفی ہیں۔ جس سے آپ نے دس سال فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت حماد کے استاد ابراہیم بن یزید نخعی کوفی ہیں۔ جنہوں نے اپنے استاد علقمہ بن قیسؒ نخعی کوفی سے فقہ کا علم حاصل کیا۔ حضرت علقمہ نے اپنے ماموں حضرت عبداللہ بن مسعود سے علم حاصل کیا۔ ان اساتذہ کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

حماد بن ابی سلیمان نخعی کوفی

علامہ ابن حجر عسقلانی م ۸۵۲ھ نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں پچیس فقہاء و محدثین کا ذکر کیا ہے جن کا نام حماد ہے۔ البتہ کنیت ولدیت یا نسبت میں اختلاف ہے۔ یہاں صرف حماد بن ابی سلیمان نخعی کوفی کا تذکرہ مقصود ہے جو امام ابو حنیفہ کے مشہور استاذ ہیں۔ آپ پورا نام حماد بن ابی سلیمان مسلم الاشعری ہے۔ آپ کے مولیٰ ابو اسماعیل کوفی فقیہ تھے۔ آپ کے مشہور اساتذہ (۱) حضرت انس صحابیؓ (۲) زید بن وہب (۳) سعید بن مسیب (۴) سعید بن جبیر (۵) عکرمہ (۶) ابو وائل (۷) ابراہیم نخعی کوفی (۸) حسن (۹) عبداللہ بن بریدہ (۱۰) شعبی اور (۱۱) عبدالرحمٰن بن سعد رحمہم اللہ تھے۔ آپ کے مشہور شاگرد (۱) اسماعیل بن

Marfat.com

حماد آپ کے بیٹے (۲) عاصم احول (۳) شعبہ (۴) سفیان ثوری (۵) حماد بن سلمہ (۶) مسعر بن کدام (۷) ہشام الدستوائی (۸) امام ابو حنیفہ (۹) حکم بن عیینہ (۱۰) اعمش اور (۱۱) مغیرہ علیہم الرحمۃ ہیں۔

محدثین آپ کو بہت احترام سے یاد کرتے ہیں۔ چند اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۔ میں نے زہری، قتادہ اور حماد سے زیادہ افقہ نہیں دیکھا (معمرؒ)

۲۔ حماد سچے ہیں اور فقہ میں مستقیم ہیں (ابو حاتمؒ)

۳۔ حماد ثقہ ہیں اور ابراہیم نخعی کے اصحاب سے افقہ ہیں (عجلیؒ)

۴۔ حماد بہت سخی تھے۔ (داؤد طائی)۔

آپ کی وفات ۱۲۰ھ[۱] کوفہ میں ہوئی

آپ کے معاصرین میں سے:۔

۱۔ عامر بن شراحبیل الشعبی م ۱۰۴ھ

۲۔ حضرت حسن بن ابی الحسن یسار م ۱۱۰ھ۔ آپ مشہور صحابی زید بن ثابتؓ کے مولی اور بصرہ کے فقیہ تھے۔

۳۔ حضرت محمد بن سیرین م ۱۱۰ھ آپ مشہور صحابی انس بن مالک کے مولی اور بصرہ کے فقیہ تھے۔

۴۔ حضرت قتادہ بن دعامۃ السدوسی م ۱۱۸ھ بہت مشہور رہیں۔

ابراہیم بن یزید نخعی

حماد بن ابی سلیمان نخعی کے مشہور استاذ ابراہیم بن یزید نخعی کوفی ہیں۔ آپ کا پورا نام ابراہیم

---

[۱] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۱۶ تا ۱۷ مطبوعہ حیدر آباد دکن

Marfat.com

بن یزید بن قیس الاسود الکوفی ہے۔ آپ کے مشہور اساتذہ (۱) علقمہ بن قیس نخعی کوفی (۲) مسروق اور (۳) اسود ہیں۔

آپ کے مشہور شاگرد (۱) حماد بن ابی سلیمان کوفی (۲) سماک بن حرب (۳) حکم بن عتیبہ (۴) ابن عون (۵) اعمش اور (۶) منصور ہیں۔

آپ مخلص علماء سے تھے۔ شہرت سے دور رہتے تھے۔ بطخیں خرید کر فارغ اوقات میں پالتے تھے۔ اور ان کا تحفہ اُمراء کو بھیجتے تھے۔ ^۱ سعید بن جبیر محدث فرماتے ہیں۔ تم مجھ سے مسائل دریافت کرتے ہو اور تم میں ابراہیم نخعی موجود ہیں۔ حضرت ابراہیم نخعی کی اہلیہ محترمہ مسماۃ ہندہ رح کا ارشاد ہے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے تھے۔ حضرت شعبی نے آپ کی وفات پر فرمایا مَا خَلَفَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ۔ حضرت مغیرہ سے منقول ہے کہ ہم پر ابراہیم نخعی کی ہیبت بڑے امراء کی طرح چھائے ہوئے تھی۔

حضرت ابن عون کا ارشاد ہے کہ آپ علم کی باتیں مناسب سوالات کے جوابات میں بیان کرتے تھے۔

آپ کا سال وفات ۹۵ھ ہے ^۲

آپ کے معاصرین میں سے مندرجہ ذیل مشہور ہیں:- (۱) قاضی شریح بن

---

^۱ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ج ۱ صفحہ ۶۴ مطبوعہ مطبع دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن۔

^۲ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ج ۱ صفحہ ۶۳، ۶۴ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔

Marfat.com

حارث کندی کوفی م ۷۵ھ (۲) سعید بن جبیر م ۹۵ھ (۳) اسود بن یزید نخعی کوفی م ۹۵ھ موصوف حضرت علقمہ بن قیس نخعی کوفی کے بھتیجے تھے۔ (۴) عبیدہ بن عمر السلمانی مرادی م ۹۲ھ۔

علقمہ بن قیس نخعی کوفی

ابراہیم نخعی کوفی کے مشہور استاد علقمہ بن قیس نخعی کوفی ہیں۔ علقمہ بن قیس نخعی کوفی مشہور فقیہ عراق ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حدیث شریف عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی اور فقہ کی تعلیم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے حاصل کی۔ آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ قابوس بن ابی ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ صحابہ کو چھوڑ کر علقمہ سے مسائل کیوں دریافت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود چند صحابہ کو دیکھا کہ وہ علقمہ سے پوچھتے ہیں۔ اور ان سے فتوی لیتے ہیں۔

آپ کی وفات ۶۲ھ میں ہوئی۔ آپ کے ہم عصر بزرگوں میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ (۱) حضرت مسروق بن الاجدع الہمدانی الفقیہ م ۶۳ھ یہ حضرت مسروق عمر بن معدیکرب کے بھانجے تھے (۲) حضرت ابوالعالیہ رفیع بن مہران الریاحی تمیمی م ۹۰ھ (۳) ابوادریس الخولانی عائذ اللہ بن عبداللہ م ۸۰ھ قاضی دمشق (۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص مفتی مصر م ۶۵ھ

(۵) اور قبیصہ بن ذدیب م ۸۶ھ ملقب بہ فقیہ شام۔ آپ خلیفہ عبدالملک کے مہر بردار تھے۔ ؎

عبداللہ بن مسعود صحابی

علقمہ بن قیس کے مشہور استاد عبداللہ بن مسعود ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ۱۷ھ میں آپ کو تعلیم وتدریس کی غرض سے کوفہ کے نوآباد شہر میں مقیم رہنے کا حکم دیا۔ اور اہل کوفہ کو اپنے ایک خط میں عبداللہ بن مسعود کی عظمت سے آگاہ کیا۔ مقدمہ نصب الرایۃ میں علامہ کوثری مصری نے کوفہ کے متعلق یہ درج کیا ہے کہ کوفہ ایک اسلامی شہر ہے۔ جو ۱۷ھ عہد فاروقی میں تعمیر ہوا۔ اس کے گرد فصحائے عرب لبسائے گئے اور ان کی تعلیمی نظم ونسق کے لئے عبداللہ بن مسعود کو بھیجا گیا۔ ان کی علمی منزلت اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کو لکھا کہ ابن مسعود کی مجھے خود مدینہ میں ضرورت تھی، لیکن تمہاری ضرورت کو مقدم سمجھ کر تمہاری تعلیم کے لئے ان کو بھیج رہا ہوں۔

انہوں نے یہاں بیٹھ کر عہد عثمان کے آخری دور تک لوگوں کو قرآن پاک اور مسائل دین کی تعلیم دی۔ ان کی تعلیمی جد وجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض محدثین کے بیان کے مطابق اس نوآباد شہر میں چار ہزار علماء، محدثین اور چار

؎ تاریخ اصول فقہ ص ۲۲۶

Marfat.com

سو فقیہ تھے۔ حضرت علی جب کوفہ میں داخل ہوئے تو فرمایا کہ خدا عبداللہ بن مسعود کا بھلا کرے۔ انہوں نے اس بستی کو علم سے بھر دیا۔

آپ کا پورا نام عبداللہ بن مسعود بن حارث بن شمع بن مخزوم ہے۔ اور آپ کی والدہ ام عبد بنت عبداللہ بن حارث بن زہرہ ہیں۔ آپ چھٹے مسلمان ہیں جو مکہ میں دولتِ اسلام سے مالامال ہوئے۔ آپ سے پہلے صرف پانچ آدمی مسلمان ہوتے تھے۔ اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلی ہجرت حبشہ کیطرف اور دوسری مدینہ کیطرف فرمائی۔ حضرت عمرؓ کے حکم سے کوفہ میں مفتی اور معلم کی خدمات سرانجام دیں۔ کچھ عرصہ مدائن میں تدریس فرماتے رہے۔ اس کے بعد مدینہ میں واپس آ گئے۔ اور حضرت عثمان کے زمانہ خلافت ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان رضؓ خلیفہ ثالث نے پڑھائی۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے عبداللہ بن مسعود سید العرب والعجم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے۔ اور ابن ام عبد عبداللہ بن مسعود کے تمام شاگردوں سے حضرت علقمہ بن قیس اپنے استاد کے زیادہ مشابہ تھے۔

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (۱) اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے اپنی امت سے امیر بناتا تو ابن ام عبد عبداللہ بن مسعود کو امیر بناتا۔ الحدیث۔ (۲) حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ پسند ہو کہ قرآن اسطرح سے پڑھے جیسے نازل ہوا پس اسے چاہیئے کہ ابن ام عبد: عبداللہ بن مسعود کی قرائت پر پڑھے۔ الحدیث

(۳) حضرت ابو درداء کو جب عبداللہ بن مسعود کی وفات کا علم ہوا تو فرمایا مَاخَلَفَ بعدَہٗ مثلَہٗ ۔ آپ کی مثل باقی نہیں ہے[1]۔ (۴) حضرت عمر بن خطاب نے عبداللہ بن مسعود کے متعلق فرمایا۔ کنیف ملی علما۔ علم سے بھرا ہوا برتن ہے۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود ایک دفعہ کھجوریں چن رہے تھے۔ آپ کی پنڈلی سے کپڑا ہوا کیوجہ سے اٹھ گیا۔ صحابہ کمزور سی ساق دیکھ کر ہنس پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس لاغر پنڈلی کو دیکھ کر نہ ہنسو۔ میزان میں جبل احد سے بھی وزنی ہے

تلامذہ

آپ کے مشہور تلامذہ یہ ہیں :۔

(۱) علقمہ بن قیس نخعی کوفی رح (۲) اسود بن یزید رح (۳) زید بن وہب (۴) حارث بن قیس رح۔ (۵) ابو وائل شقیق بن سلمہ رح۔ (۶) زر بن حبش رح۔ (۷) عبدالرحمان بن یزید رح۔ (۸) ابو معمر عبداللہ بن سخرۃ رح (۹) ابو عمر الشیبانی (۱۰) ابو الاحوص الحبشی رح[2]۔

فقہ حنفی کی خصوصیات

(۱) فقہ حنفی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ۔

---

[1] [2] تاریخ خطیب بغدادی ج ۱ صفحہ ۱۴۷ - ۱۵۰ مطبوعہ مطبع سعادت مصر

Marfat.com

کہ یہ کسی ایک شخص کی رائے نہیں بلکہ چالیس علماء کی جماعت شوریٰ کی ترتیب داده ہے۔ امام طحاوی نے اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ بعض مسائل کا فیصلہ تین دن کے بعد کرتے تھے۔ نیز آپ کے شاگردوں کو فقہی معاملات میں آزادانہ رائے دینے کا حق حاصل تھا۔ اور امام ان کی آزاد رائے کی قدر کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کی مجلس شوریٰ چالیس افراد پر مشتمل تھی جس میں لغت، ادب، حدیث، فلسفہ، کلام اور تفسیر الغرض معقول و منقول کے ائمہ شامل تھے۔ ان میں سے ممتاز افراد یہ ہیں (۱) قاضی القضاۃ امام ابو یوسف۔ (۲) صاحب الرائے والقیاس امام زفر بن ہذیل (۳) مدینۃ العلم امام محمد بن حسن شیبانی (۴) محدث شہیر داؤد طائی (۵) شیخ المعقولات اسد ابن عمر۔ (۶) شیخ المحدثین ابو یوسف بن خالد السمنی (۷) یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ۔ (۸) عافیہ ازدی (۹) قاسم بن معن (۱۰) علی ابن مسہر (۱۱) حبان (۱۲) مندل۔ (۱۳) حفص بن غیاث (۱۴) حسن بن زیاد (۱۵) امام المحدثین وکیع بن جراح (۱۶) شیخ الفقہ والحدیث عبد اللہ ابن مبارک (۱۷) بشر ابن غیاث (۱۸) مالک بن مغول اور (۱۹) نوح بن ابی مریم ہیں۔

(۲) فقہ حنفی میں تدریج کا اصول پیش نظر ہے۔ تدریج کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے احکام بیک وقت سب نازل نہیں کئے بلکہ ایک حکم کے بعد بہ تدریج دوسرا حکم نازل کیا۔ اسی طرح فقیہ کا کام ہے کہ مسائل کے

Marfat.com

استنباط میں تدریج کا اصول پیش نظر رکھے اور تدریجی احکام کے سلسلہ میں زمانہ کے حالات اور ماحول کے تقاضوں سے باخبر رہے۔

(۳) فقہ حنفی میں قلت حرج کے اصول کا خیال رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (۲ : ۲۸۶) اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ ترجمہ تم خوشخبری دو اور لوگوں کو نفرت نہ دلاؤ۔ فقہ حنفی میں عامۃ الناس کی تکلیف کا خاص رکھا گیا ہے۔ اور عموم بلویٰ کے ماتحت احکام میں رعایت دی گئی ہے

(۴) فقہ حنفی میں سزاؤں کا استعمال بہت کم ہے۔ ادنیٰ شبہ پر حد ساقط کی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْحُدُوْدُ تَنْدَرِءُ بِالشُّبُهَاتِ۔ حد معمولی شبہ پر بھی ساقط کی جاتی ہے۔ فقہ حنفی میں حدود کی عینی شہادت یعنی چشم دید گواہی معتبر قرار دی گئی ہے۔

(۵) فقہ حنفی میں اجماع کو ہمیشہ کے لئے حجت قرار دیا گیا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک اجماع اہل مدینہ معتبر ہے۔ بعض نے شیخین یعنی ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت کے اجماعی فیصلوں کو حجت قرار دیا ہے۔ بعض کے نزدیک خلفائے راشدین کے زمانہ کے اجماعی فیصلے شرعی دلیل ہیں۔ لیکن احناف کے نزدیک امت محمدیہ کے متقی اور صاحب الرائے علماء ہر زمانہ میں

Marfat.com

اجماع سے امور شرعیہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اجماع اور قیاس کی شرائط اصول فقہ میں ملاحظہ ہوں۔

(۶) فقہ حنفی میں ادلہ کے اصلی ماخذ کتاب اور سنت ہیں۔ سنت میں جب بھی قول و فعل میں بظاہر تضاد نظر آئے تو فعل پر قول کو ترجیح دی گئی۔ اجماع اور قیاس وہی مستند ہیں۔ جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہوں۔

(۷) فقہ حنفی میں قیاس کو رد کیا جا سکتا ہے لیکن صحیح حدیث کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

(۸) فقہ حنفی کا ماخذ کتاب و سنت کے بعد عبداللہ بن مسعود اور ان کے احباب کا مسلک حضرت عمرؓ کے زمانہ کے قضایا، حضرت علیؓ کے قضایا، قاضی شریحؒ اور علامہ شعبیؒ کے قضایا اور ابراہیمؒ نخعی کوفی کے فتاویٰ ہیں۔ نیز تعامل صحابہ اور تعامل خلفائے راشدین کو فقہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

(۹) فقہ حنفی میں ہر چیز میں اصل حلت اور طہارت ہے۔ حرمت یا نجاست کا حکم دلیل کے بعد لگایا جائے گا۔ اگر کسی امر میں حرمت یا نجاست کے دلائل موجود نہ ہوں تو وہ حلال یا طاہر ہے۔ اسی طرح تمام امور میں اصل اباحت اور جواز ہے۔ جن اشیاء کی حلت اور حرمت کو کتاب اور سنت میں صراحتًہ یا دلالۃً بیان کیا گیا ہے وہ اسی طرح ہیں۔ بقیہ اشیاء میں اصل حلت اور اباحت ہے۔ اگر کوئی دلیل شرعی اس کے خلاف ہو تو اس دلیل کے موافق عمل کیا جائیگا۔

86403 68903 863

Marfat.com

فقہ حنفی کی مستند کتب فقہ حنفی کی مستند کتب میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے (۱) کتاب الخراج۔ یہ کتاب قاضی ابو یوسف نے امیر المومنین ہارون الرشید کے لئے لکھی۔ اس میں خراج اور جزیہ کے احکام ہیں۔ یہ مطبوع ہے۔ (۲) کتاب الجوامع یہ کتاب قاضی ابو یوسف نے یحییٰ ابن خالد کے لئے تالیف کی۔ یہ چالیس جلدوں میں تھی۔ اس میں ائمہ کے اختلافات اور معمول بہ آراء کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۳) اختلاف ابن ابی لیلیٰ و ابو حنیفہ اس کتاب میں قاضی ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ کے اختلافات کے ماخذ کو بیان کیا ہے۔ اور ہر دو اماموں کے اجتہادی فرق کو واضح کیا ہے۔ (۴) جامع الصغیر (۵) جامع الکبیر (۶) سیر الکبیر۔ (۷) سیر الصغیر (۸) مبسوط۔ پانچوں امام محمد کی تصنیفات ہیں۔ (۹) اختلاف الفقہاء۔ (۱۰) کتاب الشرح احادیث مشکلہ کی شرح ہے (۱۱) کتاب شرح معانی الآثار۔ یہ ہر سہ علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلمہ الازدی الطحاوی البصری کی تصانیف ہیں اور مطبوع ہیں۔ (۱۲) نیز مبسوط السرخسی۔ (۱۳) ہدایہ مرغینانی (۱۴) فتح القدیر ابن ہمام۔ (۱۵) در مختار۔ (۱۶) رد المختار المعروف بہ شامی۔ (۱۷) فتاویٰ قاضی خاں اور (۱۸) فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں سے بہت مشہور ہیں۔

امام مالک بن انس ائمہ اربعہ میں امام مالک بن انس ممتاز شخصیت

Marfat.com

ہیں۔ آپکا پورا نام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر ہے۔ ابوعامرؓ صحابی تھے آپ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جملہ شیوخ نوسو کے قریب تھے جن میں سے تین سو تابعین اور چھ سو تبع تابعین تھے۔ آپکے ممتاز اساتذہ (۱) نافع مولی عبداللہ بن عمر (۲) ابن شہاب زہری (۳) ربیعہ بن عبدالرحمن المعروف بہ ربیعۃ الرائی۔ (۴) اور عبدالرحمن بن ہرمز ہیں۔ آپ کے مشہور تلامذہ (۱) لیث (۲) عبداللہ بن مبارک (۳) امام شافعی (۴) امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔ آپ کی تصنیف مؤطا امام مالک جس کے دو نسخے مطبوع ہیں (۱) یحییٰ بن یحییٰ الیثی اندلسی کا نسخہ (۲) امام محمد بن حسن شیبانی کا نسخہ۔

وفات: ۱۷۹ھ میں مدینہ میں ہوئی۔

فقہ مالکی

امام مالک کی فقہ میں اہل مدینہ کے تعامل کو خاص اہمیت حاصل ہے آپ تعامل اہل مدینہ کو حجت خیال کرتے تھے۔ قبول حدیث کے سلسلہ میں آپ اس حدیث کو ترجیح دیتے تھے جس پر صحابہ کا عموماً اور اہل مدینہ کا خصوصاً عمل ہوتا۔ فقہ مالکی کا زیادہ چرچا اہل مغرب اور اندلس میں ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اہل مغرب اور اندلس کا سفر اکثر حجاز کی جانب ہوا کرتا تھا۔ اور ان کے راستہ میں عراق نہ پڑتا تھا۔ اس لئے ان کے علم کا ماخذ صرف علماء مدینہ تھے۔ مدینہ میں امام مالک کی عظمت مسلم تھی۔ لھذا اہل مغرب کا علم امام مالک اور ان کے تلامذہ میں منحصر ہو گیا۔ اور انہی کے وہ مقلد تھے۔

Marfat.com

فقہ مالکی کی مستند کتابیں یہ ہیں (۱) موطا امام مالک (۲) کتاب الوثائق والشرائط لابن الحکم (۳) کتاب الاصول از اصبغ بن الفرج (۴) احکام القرآن از ابن الحکم (۵) کتاب آداب القضاۃ لابن الحکم (۶) کتاب الدعویٰ والبینات لابن الحکم (۷) مستخرجہ از امام محمد بن احمد قرطبی (۸) الکتاب الجامع از امام محمد بن سحنون (۹) مبسوط از قاضی اسماعیل بن اسحاق (۱۰) بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد

امام شافعیؒ آپ کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی ہے۔ آپ کی پیدائش غزہ یا عسقلان میں ۱۵۰ھ میں ہوئی جو بیت المقدس سے دو مرحلہ کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کی عمر کا ابتدائی حصہ شعر تاریخ اور علوم ادبیہ کی تحصیل میں گذرا۔ بعد میں فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں شہرہ آفاق ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں (۱) مسلم بن خالد زنجی (۲) سفیان بن عیینہ محدث مکی (۳) محمد بن حسن شیبانی شاگرد امام ابو حنیفہؒ (۴) امام مالک بن انس (۵) عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ اور (۶) یوسف بن خالد سمتی تلمیذ امام ابو حنیفہ مشہور ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ (۱) ابو ثور ابراہیم بن خالد (۲) حسن بن محمد بن الصباح (۳) امام احمد بن حنبل (۴) ابو العباس احمد بن ابی احمد طبری (۵) ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (۶) یوسف بن یحییٰ مصری اور (۷) ابن حداد مزنی ہیں۔

آپ کی تصنیفات میں کتاب الام اور الرسالہ فی الاصول الفقہ اور

Marfat.com

مسند امام شافعی بہت مشہور ہیں۔

فقہ شافعی

امام شافعی علیہ الرحمۃ لغت اور ادب کیطرف اپنی فقہ میں بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ آپکا ماخذ امام محمد بن حسن شیبانی کی معلومات اور امام مالک بن انس کی روایات ہیں۔ آپ کی فقہ عام طور پر حنفی فقہ میں امام محمد بن حسن شیبانی کے اقوال کے قریب ہے۔ آپ کی فقہ اصولی طور پر تعامل اہل مکہ پر مبنی ہے۔ اور احادیث سے استنباط کے وقت امام شافعی قوانین روایت کا زیادہ احترام کرتے ہیں۔ اور خبر واحد کے راوی اگر ثقہ ہوں تو اسے اجماع اور قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی نص نہ ہو تو اجماع پر عمل فرماتے ہیں۔

فقہ شافعی کی مستند کتب سے مندرجہ ذیل کتابیں مفید ہیں۔ المختصر الکبیر۔ المختصر الصغیر۔ کتاب الفرائض۔ یہ ہر سہ علامہ بویطی کی تصنیف ہیں۔ کتاب البیان فی دلائل الاعلام علی اصول احکام شرح مہذب فی الفقہ للامام النووی۔ کتاب الوجیز للامام الغزالی الشافعی۔ کتاب التنبیہ لابی اسحاق ابراہیم بن علی شیرازی اور رسالہ فی ادلۃ الاحکام اور کتاب الام۔ آخری ہر دو امام شافعی کی تصنیف ہیں۔

ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل شیبانی

آپ کی ولادت بغداد میں ۱۶۴ھ میں ہوئی۔ آپ کی وفات ۲۴۱ھ میں ہے۔ آپکا مزار باب حرب بغداد میں زیارت گاہِ عوام ہے۔ آپکے مشہور اساتذہ (۱) امام

Marfat.com

ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ اور (۲) امام شافعی اور امام زفر تلمیذ امام ابو حنیفہ ؒ ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ (۱) امام بخاری (۲) امام حکم (۳) امام ابو داؤد۔ (۴) ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی (۵) اور احمد بن محمد حجاج مروزی ہیں

آپ کی مستند تصانیف مسند امام بن حنبل ہے۔ چالیس ہزار سے زیادہ حدیثوں پر مشتمل ہے۔ نیز کتاب طاعۃ الرسول کتاب الناسخ والمنسوخ اور کتاب العلل آپ کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔

آپ کی وفات ۲۴۱ھ میں جمعہ کے دن ہوئی۔

فقہ حنبلی فقہ حنبلی کے پانچ زرین اصول درج کئے جاتے ہیں (۱) جب کسی مسئلہ کے متعلق نص صریح موجود ہو تو کسی اختلاف کی پرواہ نہ کی جاوے اور نص پر عمل کیا جاوے (۲) اگر کسی صحابی کا فتویٰ معلوم ہو اور اس کی مخالفت میں کسی صحابی کا قول نہ ہو تو صحابی کا فتویٰ مختار ہے۔ (۳) جس مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف ہو اس میں جس کا قول کتاب سنت کے اقرب نظر آئے اسی پر عمل کیا جائے (۴) اگر کسی مسئلہ میں ضعیف یا مرسل حدیث موجود ہو تو اس کو بھی قیاس پر مقدم کیا جاوے بشرطیکہ کوئی نص اس کے خلاف نہ ہو۔ (۵) قیاس اس وقت جائز ہو سکتا ہے جب اس مسئلہ کے متعلق منقول روایت نہ مل سکے

فقہ حنبلی کی مستند کتب (۱) مختصر ابو القاسم الخرقی م ۳۳۴ھ (۲) مغنی

Marfat.com

شرح مختصر ابو القاسم خرقی موفق الدین بن قدامہ م ۶۲۰ھ (۳) مقنع: موفق الدین بن قدامہ م ۶۲۰ھ (۴) شرح کبیر: عبد الرحمٰن بن محمد احمد بن قدامہ مقدسی م ۶۸۲ھ اپنے چچا کی کتاب مقنع کی یہ شرح ہے (۵) الکافی: موفق الدین بن قدامہ م ۶۲۰ھ۔

امام احمد بن حنبل اہل حدیث کے امام شمار کیے جاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل کی فقہ ملک حجاز میں رائج ہے۔ تفصیلات طبقات حنابلہ اور طبقات کبریٰ شعرانی میں ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ تدوین فقہ فقہ کی تاریخ کے متعلق مختصراً اتنا پیش نظر رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خود حضورؐ وحی الٰہی سے یا اپنی رائے سے جملہ امور کے فیصلے فرماتے تھے۔ لیکن اگر بعض اوقات رائے میں خطا ہو جاتی تو وحی الٰہی کے ذریعہ اس کی اصلاح ہو جاتی تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کتاب اور سنت صحابہ کے سینوں میں محفوظ تھے۔ چنانچہ وہ اپنے فیصلے انہیں محفوظ ذخائر کی وساطت سے کرتے اور جہاں کتاب اور سنت میں ان کو کوئی مسئلہ صراحۃً یا دلالۃً نہ ملتا وہاں عام مشورہ اور اپنی ذاتی رائے سے فیصلہ کرتے ان ہر دو زمانوں میں کتاب و سنت کے علاوہ فقہ کوئی جداگانہ علم نہ تھا۔ تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں حدیث کو جداگانہ فن قرار دیا گیا۔ اور فقہ کے متعلق بھی مختلف تصنیفات منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئیں

Marfat.com

فقہ کی پہلی تصنیف مؤطا امام مالک ہے۔ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ تحریر کئے گئے۔ سنن ابو داؤد اور امام ترمذی کی الجامع خصوصی طور پر احکام کی احادیث پر مشتمل ہیں۔ اس زمانہ میں امام محمدؒ نے اپنا مؤطا اور الجامع الصغیر والکبیر تصنیف فرمائیں۔ اور امام ابی یوسف کی کتاب الامالی اور کتاب الخراج سے اہل علم مستفید ہوئے۔ اس کے بعد علماء نے ان کتابوں سے مسائل استنباط کرنے کے بعد مختصرات، شروح اور شرح الشروح تحریر کیں۔ مؤطا امام مالک جس طرح حدیث میں پہلی مطبوعہ تصنیف ہے۔ اسی طرح فقہ میں بھی پہلی مطبوعہ تصنیف ہے۔ اس کتاب میں روایات احادیث کے ساتھ امام مالک کے فتاویٰ اور آپ کی مجتہدانہ رائے موجود ہیں۔

تدوین فقہ

تدوین فقہ کی پہلی کوشش حضرت عمرؓ خلیفہ دوم نے فرمائی۔ آپ کے زمانہ میں قاضی مدینہ حضرت علیؓ تھے۔ آپ اپنے زمانہ کے قضایا تحریر فرما کر مختلف حکام کو ان کی نقول بھیجتے۔ چنانچہ قضایا عمر کے نام سے اب بھی بہت سے مسائل کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بھی مدینے کے قاضی حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اپنے قضایا تحریر فرماتے اور ان کی نقول سے مختلف علاقوں کے گورنروں کو باخبر رکھا جاتا تھا۔ حضرت علیؓ کے ہر دو قسم کے قضایا یعنی قیام مدینہ کے زمانہ کے فیصلے اور کوفہ میں قیام کے زمانہ کے فیصلے کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ اس کے بعد قاضی شریح

Marfat.com

کو فی کے قضایا ہیں۔ قاضی شریح مشہور تابعی اور کوفہ کے قاضی ہیں۔ موصوف نے اپنے زمانۂ قضا کے فیصلے جمع کرانے کا اہتمام رکھا۔ اور آپ کے شاگرد اور متوسلین ان فیصلوں سے مستفید ہوتے رہے۔ یہ تدوین فقہ کی قاضیانہ اور حاکمانہ مساعی تھیں۔ اور اہل کوفہ اور امام ابو حنیفہ کے اصحاب ان سے پوری طرح مستفید ہوتے تدوین فقہ کی دوسری کوششیں مفتیانہ تھیں۔ ان کا آغاز حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو خلیفہ دوم نے اہل کوفہ کا مدرس اور معلم بنا کر بھیجا۔ آپ سے اہل کوفہ مختلف مسائل میں فتویٰ دریافت کرتے اور آپ ان کا جواب دیتے۔ آپکے ان جوابات کو عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد تحریر فرماتے۔ چنانچہ آپکے شاگردوں سے علقمہ اور ابراہیمؒ نخعی نے ان فتاویٰ سے غیر معمولی استفادہ کیا۔ بعد میں حضرت حماد اور امام ابو حنیفہ نے وہ عمدہ ترتیب دی۔ جس پر آنے والی نسلیں ہمیشہ فخر کر سکتی ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام ابو یوسف نے اسلامی حکومت کے دار الخلافہ شہر بغداد میں قاضی القضاۃ کے عہدہ کو سنبھالا اور حکومت کے محکمہ عدلیہ میں تدوین فقہ کی بہترین خدمات سرانجام دیں۔ قضایا ابو یوسف اور امالی ابو یوسف آج تک علماء کے لئے سرمۂ چشم ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے دوسرے شاگرد سراج الامت امام محمد بن حسن شیبانی نے تالیف و تصنیف کے دریا بہا کر تدوین فقہ میں گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی (۱) الجامع الصغیر (۲) الجامع الکبیر (۳) مبسوط۔

Marfat.com

(۴) سیر صغیر (۵) سیر کبیر (۶) زیادات (۷) موطا امام محمد فقہ کی ام الکتب ہیں۔ آنے والے فقہاء نے انہیں کتب سے استفادہ کیا۔ اور اس کے بعد علم فقہ ایک مکمل فن کی حیثیت سے داخل نصاب ہوا اور آج تک امت محمدیہ علی صاحبہا الوف التحیۃ میں یہ فن علوم اسلامیہ کی روح تصور کیا جاتا ہے

فقہ کے مختلف ادوار

اس موقعہ پہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فقہ کے مختلف ادوار کا تذکرہ کیا جائے۔ علامہ خضری نے تاریخ فقہ میں فقہ اسلامی کے چھ دور تجویز کئے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس تقسیم میں علماء ہند اور دیگر عجمی علماء کی خدمات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ نیز اس تقسیم میں ہندوستان و پاکستان کی علمی و انقلابی تحریکات کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ اگر غیر عربی النسل علماء کی خدمات اور ہندوستان و پاکستان کی علمی و انقلابی تحریکات کو پیش نظر رکھا جائے تو فقہ اسلامی کے نو ۹ دور بدیں ترتیب بنتے ہیں۔

دور اول

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا دور ہے کہ جس کا زمانہ آغاز نبوت سے لیکر ۱۱ھ تک ہے۔ اس دور میں فقہ درحقیقت سنت کا جزو ہے۔ یہ زمانہ نزول قرآن کا زمانہ ہے جس کی کل مدت ۲۲ سال دو ماہ اور ۲۲ دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء ہے۔

دور دوم ۱۱ تا ۴۰ھ
مطابق ۶۳۲ء تا ۶۶۱ء

فقہ بزمانہ خلفائے راشدین۔ اس دور کا آغاز

Marfat.com

سلاھ ہے۔ اور انتہا سنہ ۴۰ھ ہے حضرت ابوبکر کا زمانہ خلافت چوں کہ اڑھائی سال ہے! اس لئے وہ فقہ کی کوئی مستقل خدمت نہ فرما سکے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ علمی دنیا میں تدوین قرآن یا جمع قرآن ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں فقہ کی حاکمانہ اور مفتیانہ ہر دو قسم کی خدمات کا اہتمام کیا۔ بعد میں حضرت عثمان اور حضرت علی اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کے نقش قدم پر گامزن رہے اس دور کے آخر میں تین فرقے (۱) جمہور مسلمان (۲) شیعہ اور (۳) خوارج تھے۔ ۲۳ جنوری ۶۶۱ء حضرت علی کی شہادت پر یہ دور ختم ہو جاتا ہے

دور سوم از سنہ ۴۰ھ تا ۱۲۰ھ مطابق سنہ ۶۶۱ء تا ۷۳۵ء	فقہ عام صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں یہ دور سنہ ۴۰ھ سے شروع ہو کر سنہ ۱۲۰ھ پر ختم ہو جاتا ہے
دور چہارم سنہ ۱۲۰ تا ۳۷۰ھ مطابق سنہ ۷۳۵ء تا ۹۸۰ء	یہ دور سنہ ۱۲۰ھ سے شروع ہو کر سنہ ۳۷۰ھ پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دور فقہ کا سنہری دور ہے اور

اس دور میں فقہ نے جداگانہ فن کی حیثیت اختیار کی۔ اس دور کی پیداوار فقہ کے چاروں مسالک (۱) حنفی۔ (۲) مالکی (۳) شافعی (۴) حنبلی ہیں۔

دور پنجم سنہ ۳۷۰ تا ۶۶۰ھ سنہ ۹۸۰ء تا ۱۲۶۱ء	یہ دور سنہ ۳۷۰ھ سے شروع ہو کر سنہ ۶۶۰ھ تک ہے اس دور میں فقہ میں منطقیانہ مباحث شروع ہوئے

نیز مختلف مسالک کے فقہاء میں مناظرہ و جدل کا آغاز ہوا۔

دور ششم سنہ ۶۶۰ تا سنہ ۱۰۰۰ھ مطابق ۱۲۶۱ تا ۱۵۹۱ء	یہ دور سنہ ۶۶۰ھ سے شروع سنہ ۱۰۰۰ھ تک ہے

اس دور میں فقہ تقلید محض ہے۔ یہ دور فقہ کے انحطاط کا ہے۔

دورِ ہفتم سن ۱۰۰۰ھ تا ۱۱۱۸ھ مطابق سن ۱۵۹۱ء تا ۱۷۰۷ء یہ دور سن ۱۰۰۰ھ سے لیکر وفات عالمگیر اورنگزیب م ۱۱۱۸ھ تک ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی م ۱۰۳۴ھ کے زمانے سے ہندوستان کی سرزمین میں علوم اسلامیہ کے چراغ روشن ہوئے۔ اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے معتقد اور مولانا عبد الحق دہلوی م ۱۰۵۲ھ کے تلامذہ نے بعد میں نورانی دیئے روشن رکھنے کی مساعی جمیلہ جاری رکھیں۔ عالمگیر اورنگزیب علیہ الرحمۃ نے اس دور میں فقہ کی بیش بہا خدمت سر انجام دی۔ یعنی موصوف نے نامور علماء کی اعانت سے فتاویٰ عالمگیر مرتب کیا۔ جو فقہی دنیا میں تاج محل۔ کوہ نور اور تخت طاؤس سے کم نہیں ؎

جمادے چند دادم جاں خریدم   بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

یہ زمانہ جملہ علوم اسلامیہ خصوصاً فقہ اسلامیہ کی نشأت ثانیہ کا سنہری دور ہے۔ اس دور میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی م ۱۱۷۶ھ نے فقہ پر حجۃ اللہ البالغہ تحریر کی۔ نیز فقہ کی سب سے پہلی کتاب موطا امام مالک کی عربی و فارسی شرح مسوّیٰ اور مصفّیٰ تحریر فرما کر فقہ میں ایک نئے باب کا افتتاح فرمایا۔ موصوف نے کوشش کی کہ فقہ کی تدریس کتاب اللہ اور سنت رسول صلعم کی روشنی میں ہو۔ موصوف نے فقہ کے جملہ مسائل کو عقلی اور

Marfat.com

علی دلائل سے پیش کیا اور مختلف مسالک فقہی میں ربط اور اتحاد کو واضح کیا
پ کی تصانیف سلف میں سے امام محمد بن حسن شیبانی م ۱۸۹ھ اور خلف
میں سے علامہ مرغینانی م ۵۹۳ھ مصنف ہدایہ کی یاد تازہ کرتی ہیں:-

دورِ ہشتم ۱۱۷۶ھ تا ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۷۶۲ء تا ۱۸۶۱ء یہ دور ۱۱۷۶ھ سے لے کر ۱۲۷۵ھ تک ہے۔ آزادی کی پہلی جنگ ۱۸۵۷ء میں شروع ہوئی۔ اس دور میں بہت سے علماء رہے لیکن زیادہ تر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے شاگرد نمایاں نظر آتے ہیں۔ اسی زمانہ میں حضرت اسماعیل شہید کی مجاہدانہ مساعی جاری رہیں۔

دورِ نہم ۱۲۷۵ھ تا ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۸۶۱ء تا ۱۹۵۲ء یہ دور ۱۲۷۵ھ سے شروع ہو کر آجتک جاری ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد قاسمؒ نانوتوی۔ مولانا اشرف علیؒ صاحب۔ مولانا عبدالحی لکھنوی اور ان کے شاگردوں نے اہم خدمات سرانجام دیں۔ ان حضرات نے فقہ کو کتاب اور سنت سے مربوط کیا۔ نیز فقہی مسائل اور علم تصوف میں ربط واضح کیا۔ اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہ کے متعلق اردو زبان نے علمی اور تصنیفی زبانوں میں قدم جمائے۔

تمام تاریخوں کے اندراج میں سنین ہجریہ اصل ہیں اور سن عیسوی کا مقابلہ مہلر کے ٹیبل سے کیا گیا ہے۔

Marfat.com

فقہ کے نو دوروں کے متعلق اب تفصیلاً عرض کیا جاتا ہے۔ فقہ کا دورِ اوّل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ زمانہ ہے۔۔۔ اولاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تحریر کی جاتی ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور انور کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن، مالک بن نضر بن کنانہ، بن خذیمہ، بن مدرکہ، بن الیاس، بن مضر، بن نزار، بن معد، بن عدنان ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ، بن کلاب، بن مرہ، بن کعب مذکور ہیں۔

آپ کی کنیت ابوالقاسم اور ابوابراہیم ہے۔ آپ اولاد آدم کے سردار ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی بشارت

حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو میں نے خواب میں فرشتہ دیکھا جو کہتا تھا کہ دو عالم کے سردار تمہارے حمل میں آئے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ان کا اسم گرامی محمدؐ رکھنا اسی زمانہ میں حضور کے والد ماجد کی وفات ہوگئی۔ حضور انور کی پیدائش ماہِ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن دوسری یا آٹھویں سے لے کر تیرہویں

Marfat.com

تک کسی تاریخ میں ہوئی۔ زمانہ پیدائش میں عجائب و غرائب قدرت الٰہی کے اس کثرت سے ظاہر ہوئے کہ لوگ یقین کرتے تھے کہ کوئی انقلاب عظیم ہونے والا ہے۔ ساتویں دن آپ کے دادا نے آپ کا ختنہ کیا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ مختون پیدا ہوئے۔ آپ کو اول والدہ ماجدہ نے اور آپ کے چچا کی لونڈی ثویبہ نے کچھ دنوں دودھ پلایا ہے۔

رضاعت: اس کے بعد عرب کے دستور کے مطابق قبیلہ سعد ابن بکر کی خوش نصیب خاتون بی بی حلیمہ بنت ابی ذویب نے دودھ پلایا۔ بی بی حلیمہ آپ کو اپنے ساتھ لے گئی تھیں جہاں حضرت نے دو برس قیام فرمایا۔ بی بی حلیمہ فرماتی ہیں کہ اس زمانہ میں ہمارا گھر اور ہمارا قبیلہ برکتوں کا مخزن ہو گیا تھا۔ اور باوجود زمانہ رضاعت ختم ہو جانے کے ہمیں آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس واپس بھیجنے میں بخل تھا۔ ہمیں خیال تھا کہ حضرت ہمارے یہاں سے تشریف لے گئے تو برکت ہمارے گھروں سے جاتی رہے گی۔ مگر دو برس کے بعد ہم ان کی والدہ ماجدہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آپ اگر ہمیں اجازت دیں تو ہم اس سال اور ان کو اپنے یہاں لے جائیں۔ ہمیں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے۔ والدہ ماجدہ نے منظور کیا اور حضور انور پھر بی بی حلیمہ رض کے پاس رہنے لگے۔

شق صدر: دو تین مہینے ہوئے تھے کہ ایک دن آپ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بی بی حلیمہ کی بکریاں چرانے تشریف لے گئے۔ ناگاہ آپ کے رضاعی

Marfat.com

بھائی دوڑتے ہوئے آئے۔ اور اپنی ماں سے کہا کہ میرے قریشی بھائی کی جلد خبر لو
ان کے پاس دو آدمی آئے۔ اور انہوں نے ان کو لٹا کر ان کا سینہ چاک کر دیا۔
بی بی حلیمہ اپنے شوہر کے ساتھ دوڑتی ہوئی پریشاں باہر نکلیں۔ حضور انور کو ٹیلے
پر کھڑا ہوا پایا۔ چہرے کا رنگ متغیر تھا۔ بی بی حلیمہ کے شوہر نے آپ کو لٹا لیا۔
اور پوچھا کہ اے میرے بیٹے تمہارا کیا حال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دو مرد سفید
پوش آئے۔ انہوں نے میرا سینہ چاک کر دیا۔ اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر
پھینکدی۔ اور پھر میرا پیٹ ویسا ہی کر دیا۔

بی بی حلیمہ اور ان کے شوہر اس سے ڈر گئے اور خیال کیا کہ کہیں لڑکے پر
آفت نہ آجائے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ ان کو گھر پہنچا دیں۔ حضرت بی بی حلیمہ آپ
کو لے کر حضرت بی بی آمنہ کے پاس آئیں۔ حضرت بی بی آمنہ سے فرمایا کہ ہمیں ان
پر حوادث کا خوف ہے۔ اس لئے واپس لے آئے۔ اور جو واقعہ ہوا تھا۔ اُس کو
بھی بیان کر دیا۔ حضرت بی بی آمنہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بچہ پر کچھ شیطان کا خوف
کرتی ہو۔ ہرگز نہیں! خدا کی قسم! جب سے یہ بچہ میرے پیٹ میں آیا تھا تو میں نے
دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا۔ جس کی وجہ سے ملک شام کے محلات دکھائی دینے
لگے۔ اس کے بعد حضور انور اپنی والدہ ماجدہ کے ہاں پرورش پانے لگے

جب حضور چھ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو ساتھ لے
کر مدینہ شریف جناب عبداللہ کے ننہال سے ملنے تشریف لے گئیں۔ جہاں جناب

Marfat.com

عبداللہ نے وفات پائی تھی۔ مدینہ سے پلٹتے وقت مقام "ابوا" میں حضرت بی بی آمنہ کی وفات ہو گئی۔ مکہ شریف پلٹ کر حضور اپنے دادا جناب عبدالمطلب کے ہمراہ رہنے لگے۔ وہ اپنے بیٹوں سے بھی کہیں زیادہ آپ کو محبوب رکھتے۔ مگر دو برس کے بعد ہی جناب عبدالمطلب کی بھی وفات ہو گئی۔ اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کی کفالت میں چلے گئے۔ ابوطالب حضور انور کا اپنی تمام اولاد سے زیادہ خیال رکھتے تھے، اپنے بستر پر سلاتے تھے۔ اور جب تک حضور انور کھانا نہ کھا لیتے خود نہیں کھاتے تھے۔

سفر شام: اسی دوران میں حضور انور اپنے چچا کے ہمراہ شام تشریف لے گئے۔ جہاں بحیرا راہب کا قصہ پیش آیا کہ جس میں بحیرا نے آپ کے نبی آخر الزماں ہونے کی بشارت دی۔ آپ اپنے چچا کے ساتھ مکہ واپس آئے جب جنگ فجار ہوئی تو اس میں ایک دن آپ بھی تشریف لے گئے۔ مگر خود بنفس نفیس لڑائی میں شرکت نہیں فرمائی۔ جب سن اقدس بیس برس سے زاید ہوا تو اس اثنا میں قریش کی مشہور مالدار شریف اور تاجرہ خاتون نے حضور کے حالات امانت داری اور کریمانہ عادات اور راست گفتاری کی شہرت سن کر آپ سے درخواست کی کہ آپ کا مال بغرض تجارت شام لے جائیں۔ اور ان کے منافع میں کچھ حصہ حضرت کے لئے متعین کر دیا۔ آپ شام تشریف لے گئے۔ اور مال کو بہت زیادہ نفع پر بیچ کر تشریف لائے۔

Marfat.com

حضرت خدیجہ سے نکاح :۔ خدیجہؓ نے آپکے حسن معاملہ اور نفع کثیر اور اپنے غلام میسرہ سے جو حضور انور کے رفیق سفر تھے نشانہائے قدرت سن کر حضور انور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا حضور انور نے ان کو نکاح کا پیغام دیا اور نکاح ہوگیا۔ اس وقت حضرت انور کا سن اقدس پچیس برس تھا حضور انور کی کل اولاد سوائے سیدنا ابراہیم کے حضرت بی بی خدیجہ ہی کے بطن مبارک سے تھی جب حضور کا سن اقدس پینتیس برس کا ہوا تو قریش نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ اور اس میں حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے میں قریش میں سخت اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور اس میں یہاں تک نزاع بڑھا کہ قریب تھا۔ لڑائی ہو جائے مگر اس کے بعد حضور انور کے فیصلہ پر راضی ہو گئے۔ اور حضور نے اس کا ایسا فیصلہ کیا کہ سب لوگ خوش ہو گئے۔ اب حضرت انور کا سن اقدس چالیس کے قریب ہو چکا تھا۔ اور آپ کو اپنے ہموطنوں کی بت پرستی سے سخت تکلیف تھی۔ لیکن آپ سب سے علیحدہ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور خدا کی عبادت فرماتے تھے۔

نزول وحی :۔ اسی اثنا میں ایک دن غار حرا میں خدا کے مقدس فرشتہ حضرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور آپکے پاس پیغام حق پہنچایا۔ جسکا مفصل واقعہ کتب حدیث میں ہے۔ یہ واقعہ ربیع الاول میں دوشنبہ ہی کے دن پیش آیا۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل نے حضور کو وضو اور نماز کی تعلیم دی۔ اس وقت نماز دو رکعتیں ہی فرض تھی۔ اور صرف دو وقت کے لئے۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے حق کی تبلیغ شروع کر دی۔ اور لوگوں نے صدق دل سے
ں کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجہ اور ورقہ بن نوفل نے
صدیق کی۔ اور انہیں کے قریب قریب حضرت علیؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت زید
ن حارثہؓ بھی ایمان لائے

تبلیغ:۔ ابھی تک تبلیغ حق پوشیدہ ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد آپ
نے تبلیغ حق علی الاعلان شروع کر دی۔ اور معبودان باطل کی برائیاں کرنی شروع
ر دیں۔ قریش دشمن ہو گئے۔ اور حضرت انورؐ اور ان کے رفقاء کو طرح طرح کی
ذیتیں دینی شروع کر دیں۔ ابو طالب حضرت انورؐ کے مددگار تھے۔ جب کفار کی طرف
جانب سے اذیتیں زیادہ ہو گئیں تو حضور انورؐ اور آپ کے ساتھی ارقم بن ابی
ارقم مخزومی کے گھر میں خفیہ عبادت کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ ایمان لائے
س وقت سب لوگ کھلے بندوں عبادت کرنے لگے۔ کفار نے غریب صحابہ کو سخت
لیفیں پہنچانی شروع کر دیں۔ اور آپ کو قتل کر دینا چاہا۔ مگر ابو طالب کی وجہ
سے یہ نہ ہو سکا۔ اب قریش نے ایک تحریر لکھی کہ جسکا مطلب یہ تھا کہ بنی ہاشم
بنی مطلب سے اور ان لوگوں سے جو اسلام لائے ہیں۔ بالکل قطع تعلق کر لیں۔
ران کے ساتھ شادی، بیاہ، خرید و فروخت نہ کریں۔ مگر یہ ان کا معاہدہ چند
سال قائم رہا۔ اور اس کے بعد دیمک کے نذر ہو گیا۔ اس اثنا میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم شعب ابی طالب میں مقیم رہے۔

Marfat.com

بعثت سے تقریباً دس برس بعد شوال یا ذیقعدہ میں ابوطالب کی وفات ہو گئی۔ ان پے در پے صدموں کی وجہ سے حضرت انور نہایت ملول خاطر تھے۔ اسی کے قریب زمانہ میں آپ نے صحابہ کی تکالیف کو دیکھ کر حبشہ چلے جانے کی اجازت دی اور کچھ لوگ اپنے بال بچوں سمیت حبشہ چلے گئے۔ مگر قریش کے اسلام لانے کی غلط خبر سنکر واپس آئے۔ اور پھر دوبارہ حبشہ چلے گئے۔ انہی کو ذو ہجرتین کہتے ہیں۔ جب کفار کی اذیتیں حضرت کے اوپر بہت زیادہ ہونے لگیں تو آپ بعثت کے دسویں سال طائف تبلیغ کے لئے پہنچے۔ مگر وہاں بھی قریش نے آپ کا پیچھا کیا اور وہاں کے لوگوں نے بھی آپ کو اذیت پہنچائی۔ پھر آپ مکہ شریف میں تشریف لائے

معراج: حضرت رسول کو معراج رجب یا ربیع الاول یا رمضان میں ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراج مدینہ سے ایک سال پہلے یا دو برس بیشتر ہوئی جس میں نمازیں اسی طور پر فرض ہو گئیں جیسا کہ آج ہیں۔

ہجرت: اس کے بعد بعثت سے تیرہویں سال حضور نے اور آپکے تمام رفقاء نے مدینہ شریف ہجرت فرمائی۔ جس کی صورت یہ ہوئی کہ حضور برابر موسم حج میں ان قبائل کے پاس جو حج کو آتے تشریف لے جاتے اور ان پر اسلام پیش فرماتے اور ہر گروہ انکار کرتا۔ یہاں تک کہ مدینہ شریف کے کچھ لوگ بھی حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو تبلیغ حق فرمائی۔ مدینہ کے لوگوں کے یہودیوں سے اکثر مناقشات رہتے

Marfat.com

تھے۔ یہودی کہا کہتے تھے کہ عنقریب نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اور ان کا دار الہجرت مدینہ ہو گا۔ ہم ان کی اتباع کر کے تم کو نیست و نابود کر دیں گے مدینہ کے لوگ یہودیوں کے اس قول پر تمسخر کیا کرتے، جب مدینہ شریف کے لوگ مکہ میں آئے۔ اور حضرت نے ان پر ایمان پیش کیا تو ان لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی نبی ہیں کہ جن سے یہودی ہم کو ڈرایا کرتے تھے۔ پس فوراً وہ لوگ ایمان لے آئے۔ یہ سات آدمی بنی خزرج کے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ شریف واپس گئے تو باہم حضرت انور کا تذکرہ کرنے لگے۔ اور ان کی وجہ سے مدینہ میں اسلام پھیلا۔

دوسرے سال مدینہ کے بارہ اشخاص جن میں سے دو اوسی تھے، باقی خزرجی مکہ شریف آئے اور حضرت سے اسی گھاٹی میں جہاں گذشتہ سال ملاقات کی تھی ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ یہ واپس ہونے لگے تو مصعب بن عمیر کو قرآن سکھانے اور تبلیغ کرنے کے لئے ان کے ساتھ بھیج دیا۔ وہ مدینہ پاک میں اسعد بن مرارہ کے پاس ٹھہرے اور تبلیغ اسلام شروع کی۔ ان کے ذریعے سے سعد بن معاذ اور اسید بن حفیر ایمان لے آئے۔ اور حضرت سعد بن معاذ کے ذریعہ سے قبیلہ بنی عبد الاشہل کی تمام عورتیں، اور مرد اسلام لے آئے اور مدینہ کے اکثر گھرانے مسلمان ہو گئے۔

اس کے ایک برس بعد اوس و خزرج میں سے ایک گروہ جن میں ستر مرد اور دو عورتیں تھیں۔ حج کرنے کے واسطے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مکہ گئے اور ایام تشریق میں موقع پا کر آدھی رات کے وقت چھپ کر آنحضرت سے ملے۔

Marfat.com

اور حضرت کو ترغیب دی کہ آپ مدینہ شریف تشریف لے چلیں۔ ادھر کفار قریش نے اپنی ستم کوشیوں میں شدت اختیار کر لی حضرت نے اپنے صحابہ کو کھلی اجازت دیدی کہ مدینہ پاک ہجرت کر جائیں۔ پس صحابہ ایک کے بعد ایک مدینہ پہنچنے لگے۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی مرتضیٰ آپ کے پاس رہ گئے۔ حضرت انور کو بھی حکم ہوا کہ آپ ہجرت فرمائیں۔ چنانچہ آپ ہجرت کر کے بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن مدینہ شریف سے باہر مقام قبا میں پہنچ گئے۔ آپکے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ تھے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو اپنی جگہ پر کہ ہیں اپنے بستر پہ سلا دیا تھا۔ حضرت کے بعد حضرت علیؓ بھی مدینہ پہنچ گئے۔

حضرت انور نے قبا میں قیام فرمایا۔ پھر اندرون مدینہ داخل ہوئے۔ راستہ میں نماز جمعہ اول ادا فرمائی۔ اور یہیں پہلا خطبہ حضرت نے دیا۔ اس کے بعد مدینہ میں آپ نے حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں قیام فرمایا۔ اور اس وقت تک ٹھیرے رہے جب تک مسجد نبوی اور حجرات نہیں بن گئے۔ مسجد شریف خود حضور نے دست مبارک سے مہاجرین و انصار کے تعاون سے تعمیر فرمائی۔ اس کے بعد ازواج مطہرات اور صاحبزادیاں اور دوسری مسلمان بیبیاں آگئیں سوائے بی بی زینب کے کہ وہ اپنے شوہر کی وجہ سے نہ آسکیں۔

غزوات:۔ اس کے بعد حضور کا کفار سے لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نیز دیگر قبائل اور یہودیوں سے بھی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ان میں سے جن

Marfat.com

میں آپ بہ نفس نفیس شریک ہوئے اس کو غزوہ کہتے ہیں۔ اور جس میں صحابی کو سپہ سالار کرکے بھیجدیا اس کو سریہ کہتے ہیں۔

قریش کے ساتھ جو پہلی لڑائی پیش آئی۔ وہ رمضان ۲ھ میں ہوئی جو بدر کے نام سے مشہور ہے۔ اس لڑائی میں شریک ہونے والے ۳۱۰ سے ۳۱۸ تک صحابہ تھے۔ اس جنگ میں اللہ نے کفار کو شکست فاش دی۔ اسی ۲ھ میں روزے فرض کیے گئے اور قبلہ مکہ کی جانب مقرر کیا گیا۔

۳ھ میں کعب بن اشرف یہودی اور ابورافع کو قتل کیا گیا۔ اور اسی سال بی بی حفصہؓ جناب امیرالمومنین فاروق کی بیٹی سے نکاح ہوا۔ حضرت بی بی عائشہ اور حضرت بی بی سودہ سے نکاح حضرت مکہ میں ہجرت سے پہلے کر چکے تھے لیکن حضرت بی بی عائشہ کی رخصتی ۲ھ میں ہوئی۔ اسی سال غزوۂ اُحد کا واقعہ پیش آیا۔ جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت ہوئی۔ مگر صحابہ کو بعض جنگی امور میں ناواقفیت کی وجہ سے شکست اٹھانی پڑی۔ اسی سال حضرت امام حسین پیدا ہوئے۔

۴ھ میں سریہ رجیع اور سریہ بیئر معونہ واقع ہوئے۔ جس میں مسلمان بلاوجہ دھوکے سے شہید کر دیئے گئے۔ اور اسی سال آپ نے بنی نضیر سے لڑائی کی اور فتح کے بعد انہیں جلاوطن کیا۔ اور اسی سال بی بی زینب بنت خزیمہ سے حضرت انور نے نکاح کیا اور اسی سال شراب حرام کی گئی۔

Marfat.com

۵ھ ۔ اس سال مدینہ میں زلزلہ آیا ۔ غزوۂ خندق یا غزوہ احزاب اسی سال پیش آئے ۔

۶ھ میں غزوہ بنی مصطلق پیش آیا جس میں مشہور واقعہ افک پیش آیا ۔ اور اسی سال پہلی مرتبہ سورج گہن ہوا جس میں حضور نے نماز پڑھی ۔ اسی سال صلح حدیبیہ ہوئی ۔ اسی سال حضور کی دعا سے بارش ہوئی اور قحط دور ہوا ۔

۷ھ اس سال حضور نے بادشاہوں کو خطوط لکھے ۔ جنگ خیبر ہوئی ۔ متعہ کو حرام قرار دیا گیا ۔ یہودی عورت نے کھانے میں زہر ملا کر آپ کو کھانا دیا ۔ مگر اللہ نے آپ کو بچا لیا ۔

۸ھ ۔ حضور کی بڑی صاحبزادی بی بی زینب نے وفات پائی ۔
اسی سال میں خالد بن ولید، عمرو بن العاص، عثمان بن طلحہ ایمان لائے ۔
اسی سال سریہ موتہ کا مشہور واقعہ پیش آیا ۔ جس میں زید بن حارثہ اور جعفر طیار اور حضرت عبداللہ شہید ہوئے ۔ اسی سال حضرت عثمانؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی سے پہلی کے فوت ہونے کے بعد نکاح کیا ۔ اسی سال آپ فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے ۔ اور بیسویں رمضان مکہ فتح ہوا ۔ اسی سال آپ غزوہ حنین پر تشریف لے گئے اور طائف کا محاصرہ کیا

۹ھ غزوہ تبوک پیش آیا اور آپ نے مسجد ضرار گرا دی ۔

Marfat.com

حضور کے غزوات کی تعداد ۲۷ تک مروی ہے اور سریوں کی تعداد ۴۸

حجۃ الوداع: ۔ ۱۰ھ میں حضور انور نے حجۃ الوداع ادا فرمایا جو ہجرت کے بعد حضرت انور کا پہلا حج ہے۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہجرت کے قبل حضرت انور نے ایک اور حج کیا۔ اور عمرے تین یا چار ادا کئے۔

وفات: ۔ ۱۱ھ میں دوشنبہ کے دن باختلاف روایت ماہ ربیع الاول بارہویں تاریخ دوپہر کے وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے ملے۔ حضرت علی، فضل بن عباس اور حضرت عباس نے آپ کو غسل دیا حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ میں مدفون ہوئے۔ عمر شریف بقول اصح ۶۳ برس پائی۔ (تاریخ الامم الاسلامیۃ للشیخ محمد الخضری)

ازواج مطہرات: حضور نے ملی مصالح کی بنا پر متعدد ازواج سے شادیاں کیں۔ حضرت زینب آپ کی زندگی میں فوت ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضؓ حضرت حفصہ رضؓ اور حضرت سودہ کا ذکر ہو چکا ہے بقیہ ازواج سے مندرجہ ذیل سالوں میں نکاح فرمایا۔

حضرت ام سلمہ سے ۴ھ میں۔ حضرت زینب سے ۵ھ میں۔

حضرت ام حبیبہ سے ۶ھ میں حضرت بی بی جویریہ سے ۶ھ میں۔

حضرت بی بی صفیہ سے ۷ھ حضرت میمونہ سے ۷ھ میں

اولاد: ۔ قاسم۔ عبداللہ۔ طیب۔ طاہر۔ حضرت خدیجہ کے بطن سے تھے۔

Marfat.com

بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ پانچویں حضرت ابراہیم بی بی ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ وہ بھی صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ چاروں بیٹیاں حضرت بی بی زینب۔ بی بی رقیہ۔ بی بی ام کلثوم اور سیدہ پاک فاطمۃ الزہرا حضرت خدیجہ کے بطن سے تھیں۔

حلیہ شریف:۔ میانہ قد۔ موزون قامت۔ تیز خرام تھے۔ رنگ مبارک سفید مائل بہ سُرخی تھا۔ مُنہ کا دہانہ مردانہ اور چوڑا تھا۔ دندان مبارک کشادہ تھے۔ گردن سے ناف تک ایک باریک خط بالوں کا تھا باقی پیٹ اور سینہ پہ بال نہ تھے۔ جو شخص آپ کو ایک مرتبہ دیکھتا ہیبت سے لرزنے لگتا۔ لیکن جب آپ سے میل جول ہو جاتا تو دنیا سے زیادہ آپ سے محبت کرنے لگتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعد دَورِ اول کے فقہی خصائص پر تبصرہ کیا جاتا ہے

دَورِ اول کے فقہا:۔ اس دور کے سرچشمۂ علوم سید العرب و العجم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ جملہ احکام میں وحی کا انتظار فرماتے اور اگر وحی الٰہی کے نزول میں تاخیر ہوتی تو اپنی رائے سے اور بعض اوقات صحابہ کے مشورہ سے فیصلہ کرتے۔ بعد ازیں وحی الٰہی کے ذریعہ سے اسی فیصلہ کی خطا یا تصویب کو بیان کیا جاتا۔ اور اگر وحی کے ذریعہ سے اس کی خطا بیان

Marfat.com

نہ کی جاتی تو اسے بھی صحیح اور معمول بہ قرار دیا جاتا۔ غزوۂ بدر میں آپ نے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑا۔ منافقین کی نماز جنازہ پڑھائی غزوۂ تبوک میں منافقین کا عذر سنکر انہیں جہاد میں شامل نہ ہونے کی اجازت دی۔ ان تمام فیصلوں کی خطا کو قرآن نے بیان کیا ہے۔ آپ نے صحابہ کرام کو بتلایا کہ فیصلہ کرتے وقت اللہ تعالےٰ کی کتاب، اس کے بعد سنت اور اس کے بعد باہمی مشورہ اور اپنی رائے کو پیش نظر رکھیں۔ آپ کے فیض صحبت سے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت زید بن ثابت حضرت ابوموسیٰ اشعری۔ حضرت سلمان فارسی اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہم جیسے نامور فقہا پیدا ہوئے۔ خواتین سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، حضرت اسماء، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے اپنے علوم سے دنیائے اسلام کو منور کیا۔

دور دوم کے مشہور فقہاء اور خصوصیات:۔ یہ دور ۱۱ھ سے شروع ہو کر ۴۰ھ تک رہا۔ اس دور میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خلافت رہی۔ اسی دور کے نامور فقہاء چاروں خلفاء حضرت ابوبکر م ۱۳ھ۔ عمر م ۲۳ھ۔ عثمان م ۳۵ھ۔ اور علی م ۴۰ھ رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان کے علاوہ عبداللہ بن مسعود م ۳۲ھ۔ ابوموسیٰ اشعری م ۵۲ھ۔ معاذ بن جبل م ۱۸ھ۔ ابی بن کعب م ۱۹ھ۔ زید بن ثابت م ۴۵ھ

اور سلمان فارسی م ۵۳ھ ہیں۔ عورتوں میں سے حضرت عائشہ م ۵۷ھ۔ حضرت حفصہ م ۴۵ھ حضرت ام سلمہ م ۵۹ھ اور حضرت زینب بنت جحش م ۲۱ھ ہیں۔ اس دور میں اجتہاد صرف قرآن وحدیث کی روشنی میں تھا۔ اور استدلال کے صرف دو طریقے (۱) الفاظ نصوص سے استدلال (۲) اور مفہوم نصوص سے استدلال مروج تھے۔ اس دور کی فقہ کے مندرجہ ذیل اجزا تھے (۱) قرآن (۲) حدیث (۳) فتاویٰ اور فقہ یا جو اجتہاد اور بحث کے بعد صادر ہوئے۔ اس دور کے مذہبی فرقے (۱) جمہور مسلمان (۲) شیعہ (۳) اور خوارج تھے۔

دور سوم کے مشہور فقہاء اور خصوصیات:۔ یہ دور ۴۱ھ سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ تک رہا۔ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ م ۶۰ھ اور عبدالملک بن مروان م ۸۶ھ۔ عمر بن عبدالعزیز م ۱۰۱ھ ہشام بن عبدالملک م ۱۲۵ھ کی حکومت پر مشتمل ہے۔

خصوصیات:۔ اس دور کی خصوصیات یہ ہیں کہ (۱) اس دور میں معتزلہ، مرجیہ، قدریہ اور جہمیہ فرقے پیدا ہوئے (۲) اس دور میں دوسرے دور کی نسبت فقہ میں زیادہ اختلافات رونما ہوئے۔ (۳) روایت حدیث کا عام رواج ہوا اور حدیث میں مختلف کتابیں تصنیف ہوئیں (۴) اور اس دور میں فقہاء عراق فقہائے مکہ اور مدینہ بہت مشہور ہوئے۔

فقہاء:۔ اس دور کے فقہاء میں سے یہ ہیں (۱) عبداللہ بن عمر م ۷۲ھ۔

Marfat.com

آپ کا زیادہ قیام مدینہ میں رہا (۲) ابوہریرہ م ۵۸ھ۔ آپ کی اکثر زندگی مدینہ میں بسر ہوئی۔ (۳) عبداللہ ابن عباس م ۱۰۲ھ مکہ میں آپ کی حیات طیبہ سے اہل مکہ زیادہ مستفید ہوئے (۴) انس ابن مالک م ۹۳ھ بصرہ میں مقیم رہے۔ (۵) عبدالرحمان بن غنم اشعری م ۷۸ھ شام میں سلسلہ تدریس جاری رکھا۔ (۶) عبداللہ بن عمر بن العاص م ۶۵ھ سے مصر میں اہل مصر مستفید ہوتے رہے۔ (۷) طاؤس بن کیسان جندی م ۱۰۶ھ نے اہل یمن کو اپنے علوم سے بہرہ اندوز فرمایا۔

تابعین سے کوفہ میں یہ تھے (۱) علقمہ بن قیس نخعی کوفی فقیہ عراق م ۶۲ھ (۲) مسروق بن اجدع ہمدانی م ۶۳ھ یہ مشہور شہسوار اور شاعر عمر بن معدیکرب کے بھانجے تھے (۳) اسود بن یزید نخعی کوفی م ۹۵ھ۔ یہ حضرت علقمہ کے بھتیجے (۴) قاضی شریح بن حارث کندی م ۷۸ھ۔ یہ حضرت عمر کے زمانہ سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانہ تک یعنی ساٹھ سال کا عرصہ کوفہ کے قاضی رہے۔ (۵) ابراہیم بن یزید نخعی کوفی عراقی م ۹۵ھ (۶) سعید بن جبیر م ۹۵ھ۔ آپ مشہور محدث ہیں۔ (۷) عامر بن جبل م ۱۰۴ھ

تابعین سے مدینہ میں مندرجہ ذیل شہرہ آفاق ہوئے (۱) سعید بن المسیب م ۹۴ھ۔ (۲) عروہ بن الزبیر م ۹۴ھ۔ (۳) ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام مخزومی م ۹۴ھ (۴) امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب م ۹۴ھ (۵) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود م ۹۸ھ۔ آپ

Marfat.com

خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے اتالیق تھے۔ (۶) سالم بن عبد اللہ بن عمر م ۱۰۶ھ آپ حضرت عمر خلیفہ دوم کے پوتے تھے۔ (۷) سلیمان بن یسار م ۱۰۷ھ حضرت ام المومنین میمونہ کے مولیٰ تھے (۸) قاسم بن محمد بن ابی بکر م ۱۰۶ھ خلیفہ اول کے پوتے تھے۔ (۹) نافع م ۱۱۷ھ عبد اللہ بن عمر کے مولیٰ اور امام مالک کے شیخ تھے۔ (۱۰) محمد بن مسلم المعروف با بن شہاب زہری م ۱۲۴ھ آپنے عمر بن عبد العزیز کے حکم سے تدوین حدیث کی خدمات دیگر علماء کے ساتھ سرانجام دیں۔ (۱۱) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب المعروف بامام باقر م ۱۱۴ھ (۱۲) یحییٰ بن سعید انصاری م ۱۴۳ھ (۱۳) ربیعہ بن ابی عبد الرحمان فروخ م ۱۳۶ھ انہیں مقدس شخصیتوں سے محدثین نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔

مکہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے سلسلہ تدریس جاری رکھا آپ کے بعد آپکے شاگردوں میں سے مندرجہ ذیل مسند فقہ کی زینت بنے۔

(۱) عکرمہ مولی بن عباس م ۱۰۷ھ (۲) عطاء بن ابی رباح م ۱۱۴ھ۔

(۳) ابو الزبیر محمد بن مسلم م ۱۲۸ھ (۴) مجاہد بن جبیر م ۱۰۳ھ حدیث کے اکثر مصنفین انہیں بزرگوں کے شاگرد ہیں۔

بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے علم و عرفان کے چراغ روشن کیے آپکے بعد ارشد تلامذہ میں سے مندرجہ ذیل نے فقہ میں گراں بہا خدمات انجام دیں۔ (۱) ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی م ۹۰ھ۔ (۲) حسن بن ابی الحسن

Marfat.com

یسار م ۱۱۵ھ مولی زید بن ثابت (۳) ابو شعثاء جابر بن یزید ۹۳ھ صاحب عبداللہ بن عباس ۹۲ھ (۴) محمد بن یسرم ۱۱۰ھ مولی انس بن مالک آپ حضرت حسن بصری کے خاص عقیدت مند تھے۔ اور حضرت حسن بصری سے سو دن بعد فوت ہوئے۔ (۵) قتادہ بن دعامۃ السدوسی م ۱۱۸ھ۔ آپ فقیہ بصرہ کے نام سے مشہور تھے۔

ملک شام میں حضرت عبدالرحمان بن غنم مصری م ۸۰ھ۔ حضرت عمر خلیفہ دوم کے حکم سے تدریس فقہ پر مامور تھے۔ آپکے بعد آپکے علمی جانشینوں میں سے (۱) ابو ادریس خولانی م ۸۰ھ (۲) قبیصہ بن ذویب م ۸۱ھ۔ یہ عبدالملک بن مروان مشہور خلیفہ کے مہر بردار تھے (۳) مکحول بن ابی مسلم م ۱۱۲ھ (۴) رجاء بن حیوۃ کندی م ۱۱۲ھ (۵) عمر بن عبدالعزیز بن مروان م ۱۰۸ھ آٹھویں اموی خلیفہ نے فقہ کی علمی میراث کو زندہ جاوید بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص م ۶۵ھ مفتی مصر متعین تھے۔ آپکے تلامذہ میں سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ البزنی م ۹۰ھ مفتی مصر (۲) یزید بن ابی حبیب مولی الازدم ۱۲۸ھ اور ان کے رفقاء نے فقہ میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیں

ملک یمن میں طاؤس بن کیسان جندی م ۱۰۶ھ تدریس دینیات پر مامور تھے۔ آپکے اصحاب میں سے وہب بن منبہ الصنعانی م ۱۱۴ھ اور یحییٰ بن ابی کثیر

Marfat.com

موولی اطی م ۱۲۹ھ بہت مشہور ہیں۔

فقہ کا دورِ چہارم ۱۳۰ھ تا ۳۷۰ھ | یہ دور ۱۳۰ھ سے شروع ہو کر ۳۷۰ھ تک رہا۔ اس دور کی اہم خصوصیات میں سے دمشق کی اموی سلطنت کا زوال اور بغداد میں عباسی سلطنت کا عروج ہیں۔ اس دور کے مشہور عباسی خلفاء (۱) ابو العباس سفاح م ۱۳۶ھ (۲) منصور م ۱۵۸ھ (۳) مہدی بن منصور م ۱۶۹ھ (۴) ہارون الرشید م ۱۹۳ھ (۵) امین م ۱۹۸ھ (۶) مامون م ۲۱۸ھ۔ مامون کے دَور میں سیاسی اور علمی طور پر اہلِ عجم کو نمایاں خدمات کا موقع ملا۔ (۷) مستعصم م ۱۶۸ھ اب ترکی غلام بغدادی فوج میں شامل ہوئے (۸) متوکل م ۲۴۷ھ (۹) مستغیث م ۲۵۲ھ (۱۰) معتز م ۲۵۵ھ (۱۱) معتمد م ۲۷۹ھ اس کے زمانہ میں اسماعیلی قرمطی اور باطنی فرقے ظاہر ہوئے۔ (۱۲) معتضد م ۲۸۹ھ (۱۳) مکتفی م ۲۹۵ھ اس زمانہ میں افریقہ کی ادریسی سلطنت پر فاطمین کا قبضہ ہوا (۱۴) مقتدر م ۳۲۰ھ اس دور میں قرامطہ نے عامۃ المسلمین کو خوب تنگ کیا۔ رومیوں نے بھی ہر طرف سے مسلمانوں پر حملے کئے (۱۵) راضی م ۳۲۹ھ اور (۱۶) مطیع م ۳۶۳ھ تھے۔ اس زمانہ میں حنبلیوں نے بغداد میں مختلف شراب کی دو کانوں کو لوٹا اور شراب کے برتن توڑے۔ مصر عباسی قبضہ سے نکل گیا اور مصر میں طولونیوں کے غلام کافور اخشیدی نے اپنی حکومت بنائی۔ بنی بویہ بڑھ کر بغداد پر چھا گئے۔ حلب پر سیف الدولہ حمدانی نے اپنا ڈنکا بجایا۔ اس زمانہ میں اسلامی حکومت طوائف

Marfat.com

الملوکی کا شکار تھی۔ (ا) اندلس میں اموی خلیفہ عبدالرحمان الناصر م ۳۰۰ھ حکمران تھا (ب) افریقہ میں ادریسی اور اغلبی حکومت کی جگہ فاطمی حکومت تھی۔ اور اسماعیل منصور مستقل خلیفہ تھا۔ اندلس اور مصر کے خلفاء اپنا علیحدہ سکہ خطبہ اور علم رکھتے تھے (ج) مصر میں اخشیدی حکومت تھی۔ (د) حلب میں حمدانی حکومت اور سیف الدولہ امیر تھا (ذ) عراق میں بنی بویہ غالب تھے (ر) عمان، بحرین، یمامہ اور بصرہ میں قرامطہ کا زور تھا۔ جو فاطمی امام کا خطبہ پڑھتے تھے (ز) فارس واہواز میں عباسی خطبہ اور بعد ازیں امیر الامراء عماد الدولہ علی بن بویہ کا نام تھا۔ (س)۔ بلاد جبل ورے میں خلیفہ کے بعد رکن الدولہ حسن بن بویہ کا نام تھا۔ (ص) جرجان و طبرستان میں سامانی اور وشمگیر کے جھگڑے تھے۔ سامانیوں کے بعد اس ملک کے حاکم سبکتگین اور محمود غزنوی ہوئے۔ ان کی حکومت میں خراسان اور ماوراء النہر بھی شامل تھے ان کا صدر مقام بخارا تھا۔ باوجود اس طوائف الملوکی کے علمی دنیا کا سورج ناحال زردنہ پڑا تھا۔ اس دور میں ہر علم و فن میں نامور علماء پیدا ہوئے۔

بلاد مغرب میں اندلس، اسپین اور مراکش میں اموی چراغ روشن تھا۔ یہ حکومت ۱۳۲ھ سے لے کر ۴۲۲ھ تک رہی اور پندرہ بادشاہ ہوئے۔ اس ملک کے نامور خلفاء یہ ہیں عبدالرحمان الداخل م ۱۷۲ھ۔ عبدالملک بن مروان کا پرپوتا۔ اور بلاد مغرب میں اموی سلطنت کا بانی ہے اس کے مشہور جانشین یہ ہیں (۱) ہشام (۲) الحکم (۳) عبدالرحمان دوم (۴) محمد (۵) منذر (۶) عبداللہ

Marfat.com

(۷) عبدالرحمان الناصر اور حکم دوم ہیں۔ عبدالرحمان الناصر مشہور اموی خلیفہ منتظم اور مدبر تھا۔ موصوف کا دارالخلافہ قرطبہ تھا۔

اس دور کے مشہور فقہاء (۱) امام ابو حنیفہ م ۱۵۰ھ (۲) امام مالک م ۱۷۹ھ (۳) امام شافعی م ۲۰۴ھ (۴) امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ (۵) سفیان بن سعید ثوری (۶) شریک بن عبداللہ م ۱۷۷ھ (۷) محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ قاضی کوفہ م ۱۴۸ھ تھے۔ ان مقدس شخصیتوں کے بعد ان کے شاگردوں نے مسند فقہ کو زینت دی۔ امام ابو حنیفہ کے بلاواسطہ شاگردوں میں سے مندرجہ ذیل مشہور ہیں۔

۱۔ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری م ۱۸۳ھ

۲۔ امام زفر بن ہذیل بن قیس کوفی م ۱۵۸ھ

۳۔ امام محمد بن حسن بن فرقد شیبانی م ۱۸۹ھ

۴۔ امام حسن بن زیاد لولوی کوفی م ۲۰۴ھ

یہ چاروں آسمان فقہ پر درخشاں ستاروں کی طرح چمکتے رہے۔ بعد ازیں ان مقدس ہستیوں کے شاگردوں نے اپنے اسلاف کی جگہ لی جن میں سے یہ قابل ذکر ہیں:۔

۱۔ ابراہیم بن رستم مروذی م ۲۱۱ھ۔ آپ امام محمد کے شاگرد تھے۔

۲۔ احمد بن حفص المعروف بہ ابوحفص کبیر۔ آپ بھی امام محمد کے شاگرد تھے۔

Marfat.com

۳۔ بشیر بن غیاث المریسی م ۲۲۸ھ آپ امام ابو یوسف کے شاگرد تھے۔

۴۔ بشر بن ولید کندی م ۲۳۸ھ۔ آپ امام ابو یوسف کے شاگرد تھے۔

۵۔ عیسیٰ بن ابان صدقہ م ۲۲۹ھ آپ امام حسن بن زیاد کے شاگرد تھے

۶۔ محمد بن سماعہ تمیمی م ۲۳۳ھ۔ آپ مامون کے زمانہ میں بغداد کے قاضی رہے۔
اور امام حسن بن زیاد کے شاگرد تھے۔

۷۔ ہلال بن یحییٰ بن مسلم البصری م ۲۴۵ھ آپ امام زفر کے شاگرد تھے۔

۸۔ احمد بن عمر الشہیر بابن الخصاف م ۲۶۱ھ۔ آپ امام حسن بن زیاد کے شاگرد تھے۔

۹۔ ابو سعید احمد بن حسین بردعی م ۳۱۷ھ آپ اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ کے شاگرد تھے۔

۱۰۔ موسیٰ بن نصیر رازی۔ آپ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے۔

۱۱۔ ابو جعفر احمد بن محمد ازدی طحاوی م ۳۲۱ھ

اسی زمانہ میں امام مالک علیہ الرحمۃ کے شاگردوں سے مندرجہ ذیل نے شہرت جاوید حاصل کی

۱۔ ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی مفتی مصر م ۱۹۷ھ

۲۔ ابو عبد اللہ عبد الرحمان بن قاسم العتقی مصری م ۱۹۱ھ

۳۔ اشہب بن عبد العزیز القیسی العامری الجعدی مصری م ۲۰۴ھ

۴۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الحکم بن اعین بن لیث م ۲۱۴ھ

Marfat.com

۵۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم م ۲۶۸ھ

۶۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد الاسکندری دمشقی م ۲۶۹ھ

۷۔ ابوعبداللہ زیاد بن عبدالرحمان قرطبی م ۱۹۳ھ

۸۔ عیسے ابن دینار اندلسی م ۲۱۲ھ

۹۔ یحیی ابن یحیی بن کثیر اللیثی اندلسی م ۲۳۴ھ

۱۰۔ عبدالملک بن حبیب بن سلیمان السلمی اندلسی م ۲۳۸ھ

۱۱۔ ابوالحسن بن زیاد تونسی م ۱۸۳ھ

۱۲۔ اسد بن فرات نیشاپوری قاضی وسپہ سالار سرقوسہ م ۲۱۳ھ

۱۳۔ قاضی ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بصری م ۲۸۲ھ

نیز ان کے رفقاء اور تلامذہ نے فقہی دنیا میں تحقیق وتدقیق کے دریا بہائے۔

انہیں ایام میں امام شافعی م ۲۰۴ھ کے اصحاب میں سے مذکورۃ الذیل فقہا نے اپنے مقامات پر فقہ کی عمدہ ترین خدمات سرانجام دیں۔

۱۔ ابوثور ابراہیم بن خالد بن الیمان الکلبی البغدادی م ۲۴۶ھ

۲۔ حسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی البغدادی م ۲۶۰ھ

۳۔ ابوسعید عثمان بن سعید الانماطی عراقی م ۲۸۸ھ

۴۔ ابوالعباس احمد بن عمر بن سریج عراقی م ۳۰۶ھ

۵۔ ابوالعباس احمد بن ابی احمد الطبری عراقی م ۳۳۵ھ

Marfat.com

۶۔ یوسف بن یحییٰ البویطی المصری م ۲۳۱ھ

۷۔ ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی المصری م ۲۶۴ھ

۸۔ ربیع بن سلیمان بن عبد الجبار المرادی المصری م ۲۷۰ھ

۹۔ یونس بن عبد الاعلیٰ الصدفی المصری م ۲۶۴ھ

۱۰۔ ابوبکر محمد بن احمد المعروف بابن الحداد مزنی م ۳۴۵ھ

نیز مذکورہ بالا نفوس کے تلامذہ اور منتسبین نے فقہ میں نمایاں شہرت حاصل کی۔

اس موقعہ پر امام احمد بن حنبل م ۲۴۱ھ کے شاگردوں سے ابوبکر احمد بن محمد بن ہانی المعروف بالاثرم (۲) احمد بن محمد بن الحاج المروزی (۳) اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن راہویہ المروزی اور ان کے رفقاء سے فقہ و حدیث میں اہل زمانہ مستفید ہوتے رہے۔

دور چہارم کی خصوصیات:۔ اس کی امتیازی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) تمدن میں وسعت اور تنوع رونما ہوئے۔ (۲) علمی تحریکات اُٹھیں (۳) دیگر زبانوں کے علوم و فنون عربی میں منتقل ہوئے (۴) منجم، مہندس، طبیب، فلاسفر، محدث، اور متکلمین پیدا ہوئے (۵) سلسلہ تدوین حدیث کی تکمیل ہوئی۔ (۶) سلسلہ تدوین فقہ کی تکمیل ہوئی۔ (۷) اصطلاحات فقہیہ کا ظہور ہوا۔ (۸) مسائل الحیل نے مرتب صورت اختیار کی (۹) شیعوں کے مختلف فرقے امامیہ۔ اثنا عشریہ۔ باطنیہ۔ قرمطیہ اسماعیلیہ نے اپنی فقہیں مدون کیں۔

Marfat.com

مذکورہ بالا خصوصیات میں سے ہر ایک کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے

(۱) **وسعت تمدن :-** خلفاء بنی امیہ کی زندگی زیادہ تر جہاد اور فتوحات میں بسر ہوئی۔ نیز ان کی سلطنت بلاد مغرب مصر، عراق، شام، یمن، حجاز اور ان کے ملحقات پر تھی عباسی سلطنت میں ابتدا سے بلاد مغرب داخل نہ ہو سکے کچھ عرصہ کے بعد مصر بھی ان کے ہاتھوں سے جاتا رہا لیکن عباسی سلطنت میں فارغ البالی اور خوش حالی خوب رہی۔ لوگوں نے تمدن میں بہت زیادہ ترقی کی وسائل نقل وحرکت عام ہوئے۔ بغداد۔ شام۔ بصرہ۔ کوفہ۔ ری۔ بخارا۔ سمرقند۔ شیراز فسطاط، حلب، دمشق اور دوسرے بڑے شہر علوم وفنون کے مرکز تھے ہر شہر میں علوم وفنون کے ماہر علماء اور فنکار موجود تھے۔ مختلف صنعتوں کو مسلمانوں نے پروان چڑھایا اور اس طرح بلاد مشرق ومغرب اسلامی حکومت میں فردوس بریں کی نظیر تھے۔ فنون لطیفہ علوم عقلیہ، معارف ادبیہ اور مسالک دینیہ میں بے مثیل افراد نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ بیرونی لوگ اس تمدن سے خیرہ ہو جاتے۔ غیر ملکی حکمران اس تمدن کو اپنانے کی کوشش کرتے تھے۔ تمدن کی وسعت اور تنوع سے ہر علم وفن میں لطافت نے جگہ لی اور فقہ نے بھی اس لطافت سے حظ وافر حاصل کیا۔ اس دور کے فقہی کتب کا اسلوب نگارش سلیس شستہ اور واضح ہے۔

(۲) **علمی تحریکات :-** اس دور میں بہت سی علمی تحریکات مشرق ومغرب

Marfat.com

سے الطبیب اور افراد صالحہ نے ان سے موزون استفادہ کیا۔ نیز زبان اور ادب میں نئی طرزوں اور جدید صنعتوں کا میلان، سلسلہ تدریس میں املی کا رواج، سلسلہ قضا و افتاء کی علیحدگی، حساب و الجبرا کی تصریحات، اسطرلاب اور ستاروں کے متعلق تحقیقات، نجوم اور طب کے جدید رجحانات اور رصدگاہوں کی تعمیرت قابل ذکر ہیں۔ ان علمی تحریکات سے علوم دینیہ فقہ اور حدیث اور تفسیر بھی متاثر ہوئے۔ چنانچہ فقہ کے ساتھ اصول فقہ، حدیث کے ساتھ اصول حدیث اور علم کلام و لوحید اس زمانہ میں رائج ہوئے۔ تفسیر کے ساتھ اصول تفسیر اور علم اخلاق و تصوف نے زیادہ مرتب اور مہذب صورت اختیار کی۔ فقہ میں اجتہاد، قیاس، استحسان، استنباط اور استخراج میں ادوار سابقہ کی نسبت زیادہ نمایاں کام ہوا۔

(۳) دوسرے علوم و فنون کے عربی میں تراجم ہوئے۔ تراجم کا سلسلہ اموی خاندان کے زمانہ میں شروع ہو چکا تھا۔ لیکن یونانی و سریانی و مصری اور ہندی کتب کے تراجم عباسی دور حکومت میں بکثرت ہوئے۔ اس سلسلہ میں مامون الرشید نے بہت زیادہ توجہ کی اور اس کے بعد دیگر عباسی حکمران اور امرا بھی اسطرف متوجہ رہے مسلمانوں نے نہ صرف یہ کہ تراجم شائع کئے بلکہ ان پر تنقید کی۔ چنانچہ فلسفہ، منطق حساب اور دیگر علوم و فنون میں تراجم کے ساتھ ان کی تنقیدات زینت قرطاس ہیں۔ ان تراجم کی وجہ سے فقہ میں بھی نمایاں تبدیلی ہوئی اور فقہ کی اصطلاحات

Marfat.com

ہیں منطقی اور فلسفی اصطلاحات شامل ہوئیں۔

(۴) جدید فلاسفر اور متکلمین اسلام پیدا ہوئے۔ وسعت تمدن، علمی تحریکات اور تراجم علوم و فنون کی وجہ سے ملک بھر میں جدید فلاسفر اور متکلمین اسلام پیدا ہوئے۔ اس دور کے فنون عقلیہ کے ماہرین میں سے مندرجہ ذیل بہت مشہور ہیں

(۱) ابو یعقوب بن اسحاق کندی م ۲۳۵ھ مطابق ۸۵۰ء۔ آپ اشعث بن قیس بن معدیکرب صحابی کی اولاد سے ہیں۔ یمن کے قبیلہ کندہ کا رئیس ہونے کی وجہ سے کندی مشہور ہیں۔ آپ کا لقب فیلسوف عرب ہے۔ موصوف کی تصنیفات ۲۲۶ کے قریب ہیں۔ (تاریخ الحکماء ص ۴۷۵)

(۲) ابو نصر محمد بن محمد طرحان فارابی م ۳۲۹ھ مطابق ۹۵۰ء۔ آپ کی طبعی تصانیف ۳۰ کے قریب ہیں۔

(۳) ابو زکریا یحیٰی بن عدی ۹۷۴ء موصوف فارابی کے مشہور ترین شاگرد ہیں

(۴) ابو بشر بن یونس م ۹۴۰ء

(۵) ابو زکریا محمد بن زکریا رازی م ۳۲۰ھ یا ۳۶۴ھ آپ کی تصنیفات ۱۳۳ کے قریب ہیں۔

(۶) ابو جعفر بن جابر بن سنان ابو عبداللہ الحرانی م ۳۱۷ھ

(۷) ابو سعید بن ثابت بن قرۃ الحرانی م ۳۳۱ھ

(۸) ابو الحسن عبدالرحمان بن عمر بن محمد بن سہل م ۳۷۳ھ

Marfat.com

(۹) ابو زکریا یحییٰ بن عدی بن حمید منطقی نزیل بغداد ۳۶۴ھ

(۵) سلسلہ تدوین حدیث کی تکمیل ہوئی۔ اس زمانہ میں سلسلہ تدوین حدیث کی تکمیل ہوئی۔ حدیث کی انفرادی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جاری تھی لیکن اجتماعی تدوین کی پہلی کوشش عمر بن عبدالعزیز نے کی۔ آپنے امام زہری م ۱۲۵ھ اور امام ابوبکر بن حزم م ۱۲۰ھ کی نگرانی میں ایک عاملہ کی ترتیب دی جس میں ان کے علاوہ امام ابواللیث، امام اوزاعی، امام ابن اسحاق اور امام ابن ابی ذیب اور ان کے رفقاء نے اپنی ان تھک کوششوں سے احادیث صحیحہ کا ذخیرہ مدون کیا جس کی نقول مختلف علاقوں کے حکام کی طرف روانہ کی گیئں۔ افسوس ہے کہ یہ ذخیرہ نایاب ہے۔ اس کے بعد انہیں بزرگوں کے تلامذہ نے سلسلۂ تدوین حدیث مکمل کیا۔ اس زمانہ میں (۱) شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ھ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب الجامع الصحیح للامام البخاری کو مکمل کیا۔ اس کتاب میں ۹ ہزار ۹۲ دو سو حدیثیں ہیں۔ جن میں سے تین ہزار مکرر ہیں۔ اس کتاب کی ترپن ۵۳ شرحیں اور بائیس ۲۲ مستخرج علما نے تحریر کیے (۲) اسی طرح حجۃ الاسلام امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری م ۲۶۱ھ اپنی کتاب الکتاب الصحیح للامام المسلم کو مدون کیا۔ یہ کتاب صحت میں بخاری کے بعد ہے لیکن حسن ترتیب میں بخاری سے بڑھ کر ہے (۳) امام ابوعیسیٰ بن سورۃ الترمذی م ۲۷۹ھ الجامع اور الشمائل تصنیف کیں ترمذی کی ترتیب فقہی ہے اور مذاہب اور رواۃ پر جرح و تعدیل کو بیان کرتا ہے۔ اس

Marfat.com

لحاظ سے یہ کتاب کتب حدیث میں انفع ہے ۔ (۴) امام عبدالرحمان احمد بن شعیب بن بحر بن سنان نسائی نے ۳۰۳ھ میں اپنی کتاب سنن نسائی مرتب کی ۔ (۵) امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی ربعی م ۲۷۳ھ نے سنن ابن ماجہ مدون کی ۔

(۶) امام ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمان بن فضل بن بہرام سمرقندی دارمی م ۲۵۵ھ نے سنن دارمی تالیف فرمائی ۔

(۷) امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی م ۲۷۵ھ نے سنن ابو داؤد مرتب کی ۔

(۸) امام احمد بن محمد ابو جعفر طحاوی م ۳۲۱ھ نے معانی الآثار کو ترتیب دے کر علمی دنیا میں ایک نئے باب کا افتتاح فرمایا ۔

(۹) امام احمد بن حنبل م ۲۴۱ھ نے مسند تالیف فرما کر صحیح حدیث کا ذخیرہ یکجا کر دیا ۔

(۱۰) عثمان بن ابی شیبہ م ۲۳۹ھ ۔

(۱۱) نعیم بن حماد خزاعی م ۲۲۸ھ

(۱۲) اسحاق بن ابراہیم بن مخلد المعروف بابن راہویہ م ۲۳۸ھ اور ان کے رفقاء رحمہم اللہ اجمعین نے حدیث میں گراں بہا تصانیف یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان محدثین کی ان تالیفات سے فقہاء متمتع ہوئے ۔ اور فقہ میں احادیث کے ذخیرہ سے غیر معمولی استفادہ کیا گیا ۔ چاروں فقہی مسالک کے علماء نے فقہ اور حدیث میں ربط کو اجاگر کیا ۔ اور اس طرح حدیث و فقہ شیر و شکر ہو کر تشنگانِ علوم کی

Marfat.com

پیاس بجھانے میں ممد نہیں۔

(۶) **سلسلہ تدوین فقہ** مکمل ہوا۔ تدوین فقہ کا آغاز حضرت عمر کے زمانہ سے ہو چکا تھا۔ حضرت عمر نے اپنے ممالک محروسہ کے قضاۃ کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے اہم قضایا کی نقول مرکز میں بھیجیں اور اسطرح ان کی نقول سے دیگر قضاۃ کو آگاہ کیا جاتا تھا۔ اسطرح حضرت عمر نے افتاء کا سلسلہ قضاۃ کے علاوہ جاری کیا تھا یہ دونوں سلسلے بعد میں جاری رہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے قضا سے انکار کیا لیکن کوفہ میں مسند افتاء پر متمکن رہے۔ قاضی حکومت کی طرف سے مشاہرہ لے کر نزاعی امور کا فیصلہ کرتے تھے۔ مفتی بغیر اجرت لئے پوچھنے والوں کو مسائل کا جواب دیتے تھے۔ قاضی حکومت کے دینی ملازم ہوتے تھے اور مفتی عوام کے خادم مفتی عوام کے مسائل حیات میں ان کی راہنمائی کرتے۔ تدوین فقہ کی تکمیل اس دور میں ہوئی۔ اس دور میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کے شاگردوں نے فقہی دنیا میں بے بہا کتب تصنیف فرمائیں۔ اسی طرح شیعہ زیدیہ اور شیعہ امامیہ کی فقہیں علیحدہ صورت میں مدون ہوئیں۔ اسی دور میں امام ابو یوسف نے کتاب الخراج مرتب کی۔ امالی ابو یوسف اسی دور کی یادگار ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے مبسوط۔ جامع صغیر۔ جامع کبیر۔ سیر صغیر۔ سیر کبیر اور زیادات کو تصنیف فرمایا۔ امام زفر۔ امام حسن بن زیاد اور امام ابو حفص کبیر نے فقہ میں گراں بہا تصنیفات فرمائیں۔ جن کو بعد میں آنیوالی

Marfat.com

نسلوں نے امہات الکتب سے تعبیر کیا۔

(۷) اصطلاحاتِ فقہیہ کا ظہور ہوا۔ اس دور میں اصطلاحات فقہیہ مخصوصہ رائج ہوئیں۔ رکن، علت، شرط اور سبب میں فقہا نے دقیق فرق بیان فرمائے۔ فرض اور واجب میں تفریق کی۔ حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی کا فرق واضح کیا۔ فاسد اور باطل میں فرق کو آشکارا فرمایا۔ وکیل اور کفیل کے علیحدہ احکام تحریر کئے۔ بیع سلم، بیع عرایا، بیع غرر، بیع مضراۃ میں اختلاف کو واضح کیا۔ عاریۃ، رہن، اجارہ، امانت کے مسائل تحریر کئے۔ حج کے سلسلہ میں تمتع، قران اور افراد کی اصطلاحات رائج ہوئیں۔ شہادت کے لئے مخصوص الفاظ تجویز ہوئے۔ کسی چیز کی تعریف میں جامع اور مانع ہونے پر بحث کی گئی۔ نکاح کے سلسلہ میں باکرہ، ثیبہ، مدخولہ، اور ام ولد کے الفاظ مخصوص معانی میں مستعمل ہوئے۔ مدبر، مکاتب، معاقلہ اور قسامہ کے مسائل علیحدہ ابواب میں تحریر کئے گئے۔ دعویٰ میں مخصوص منطقی الفاظ رائج ہوئے۔ تقسیم میراث کے سلسلہ میں قاسم، محجوب، منع، عول کے مسائل مفصل بیان کئے گئے۔ جہاد کے سلسلہ میں فارس، راجل، عنوۃ فتح، سلماً یا صلحاً فتح، عشر، خراج، جزیہ کی تفصیلات بیان کی گئیں۔ اسی طرح دار الحرب، دار الامن اور دار الاسلام کا فرق بیان کیا گیا نیز مستامن، ذمی حربی، معاہد کے علیحدہ احکام بیان کئے گئے۔ الغرض بہت ہی فقہی اصطلاحات اس دور میں رائج ہوئیں۔ اور آج تک تقریباً مروج ہیں۔ فقہا نے اپنی کتب

Marfat.com

میں ان کی جامع، مانع تعریفیں اور ان کے مفصل احکام تحریر کئے۔

(۸) مسائل الحیل کا رواج ہوا۔ اس دور میں مسائل الحیل بکثرت مروج ہوئے۔ حیلہ کا مطلب فقہ میں دھوکہ یا مکر کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد قانون کے الفاظ میں ترمیم کئے بغیر حقدار کو حق دلانا ہے۔ اس کی مثال ہارون الرشید کے زمانہ کا ایک مشہور واقعہ ہے، ایک بدو حجام کی دکان پر سے گذرا جو گدھے پر لکڑیاں لادے فروخت کر رہا تھا۔ حجام نے کہا گدھے پر جو لکڑیاں ہیں ان کے دام کیا ہیں۔ بدو نے دام بتلائے۔ حجام نے دام دیئے اور بدو نے لکڑیاں اتار دیں۔ جب بدو چلنے لگا تو حجام نے گدھے کا پالان بھی دکان پر رکھ لیا اور کہا یہ بھی سودے میں شامل ہے۔ بدو روتا ہوا ہارون الرشید کے پاس گیا۔ ہارون الرشید نے اس کے کان میں ایک بات کی اور بدو ہنستا ہوا واپس گیا چند دن کے بعد یہی بدو اس حجام کی دکان پر پہنچا اور کہا کہ میری اور میرے ساتھی کی حجامت بنانا ہے۔ دام بتا۔ حجام نے دام بتائے۔ بدو نے سر جھکا دیا جب حجام بدو کی حجامت سے فارغ ہوا تو بدو نے اپنا گدھا حجام کے سامنے کیا کہ اس کی حجامت کر یہ میرا ساتھی ہے۔ حجام خفا ہوا۔ اور بدو کو دھکے دیکر نکال دیا۔ بدو نے ہارون الرشید کے ہاں فریاد کی۔ حجام کو بلایا گیا اور حکم دیا گیا کہ اس کے ساتھی کی حجامت کر۔ اگر پالان کی لکڑیاں عام لکڑیوں میں شامل ہو کر بک سکتی ہیں تو گدھے کی حجامت بھی بدو کا ساتھی ہونے کی وجہ سے

ضروری ہے۔ قانونی طور پر حجام درست تھا لیکن قانون کے الفاظ میں ترمیم کئے بغیر ہارون الرشید نے بدو کو اس کا حق دلایا اور حجام کے بھی کان ہو گئے

اسی طرح ایک امام کے سامنے ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ رات اس کے گھر چور نے آکر اس کا جملہ مال و متاع زیورات وغیرہ لوٹ لئے ہیں اور جاتے وقت مالک مکان کو جگا کر تین مغلظہ طلاق دلا گیا ہے۔ کہ اگر چور کا نام بتائے تو مالک یعنی فلاں بن فلاں کی بیوی کو تین طلاق ہے۔ امام مذکور چونکہ طلاق بالاکراہ میں طلاق واقع ہونے کے قائل تھے۔ سائل سے دریافت کیا کہ چور کس محلہ کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے بعد امام موصوف اور سائل نے ایک دن صبح کی نماز اسی محلہ کی مسجد میں پڑھی اور سائل نے حسب ہدایت امام صاحب چور سے مصافحہ کیا جسے امام صاحب نے بھی دیکھ لیا۔ امام صاحب نے چور کو بلا کر اسے تہدید کی۔ چور نے مال و متاع واپس کر دیا۔ حلف یہ تھا کہ اگر چور کا نام بتایا جائے تو فلاں بن فلاں کی بیوی کو طلاق ہے۔ چور کا نام نہیں بتلایا گیا لیکن اس کے بغیر بھی حقدار کو حق دلایا گیا۔

کتاب الحیل کی اصل سنت میں موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کا سفر کر رہے تھے۔ کفار نے گرفتاری کا انعام مقرر کیا تھا۔ تعاقب میں ایک سوار پہنچا جو ابوبکرؓ کو پہچانتا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت نہیں کر سکتا تھا اس نے ابوبکرؓ سے پوچھا

Marfat.com

"مَنْ هٰذَا؟" یہ کون ہے؟ ۔ آپ نے جواب دیا "رَجُلٌ یَهْدِیْنِی السَّبِیْلَ" ۔ یہ آدمی مجھے راستہ دکھاتا ہے ۔ متعاقب نے اسے بدرقہ پہ محمول کیا اور ابوبکرؓ کی مراد ہدایت دارین سے تھی ۔ متعاقب یہ سمجھ کر الٹے پاؤں واپس چلا گیا ۔

قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ جب انہوں نے بت توڑ دیئے تو کفار نے ان سے دریافت کیا کہ ہمارے خداؤں سے یہ سلوک کس نے کیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا "بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ" (۲۱ : ۶۳) جس نے یہ کام کیا ہے کیا ہو، تم بڑے بت سے دریافت کرو ۔ آپ نے تو صرف "کبیرھم" اور "فَعَلَهٗ" میں تھوڑا سا فصل کیا جسے حاضرین سمجھ نہ سکے بلکہ انہوں نے خیال کیا کہ یہ شرارت بڑے بت نے کی ہے ۔ اس آیت شریفہ کی مختلف قرأتیں ہیں لیکن ہر قرأت حجت ہے ۔

الغرض حیلہ الضرورات تبیح المنکرات (مجبوریاں منکر کو مباح کر دیتی ہیں) کے ماتحت مجبوری کی حالت میں جائز ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ ... فَمَنِ اضْطُرَّ ...... (۲ : ۱۷۳) ترجمہ تم پر مردار لہو اور سؤر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے حرام کیا گیا ہے ۔ لیکن جو شخص (۱) باغی نہیں ہو (۲) حد سے نکلنے والا نہ ہو (۳) زیادتی کرنے والا نہ ہو ۔ تو اس پر گناہ نہیں ۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اس آیت میں مجبوری کی تین شرائط بیان کی گئی ہیں۔ (۱) اضطرار۔ یعنی بے بسی (۲) غیر باغ یعنی حد سے بڑھ نہ جائے (۳) ولا عاد اور زیادتی نہ کرے پس حیلہ مذکورہ بالا شرائط کے پیش نظر مخصوص حالات میں جائز ہے۔ اور اسلاف کے کارناموں میں اسی اصول کے ماتحت حیلہ کی مثالیں موجود ہیں۔ اگر آج کوئی شخص حیلہ کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کا قصور ہے۔ فقہ اسلامی کا قصور نہیں ہے وللناس فیما یعشقون مذاہب۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے "وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ (۳۸ : ۴۴) ترجمہ۔ جھاڑو اپنے ہاتھ میں لے کر اس سے مارو اور قسم میں جھوٹے نہ ہو۔ اس آیت حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جب کہ وہ اپنی بیماری میں اپنی اہلیہ سے خفا ہو کر یہ حلف اٹھا بیٹھے کہ صحت کے بعد اسے سو لکڑیاں ماریں گے۔ اللہ نے ان کو صحت دی اور ان کی بیوی بے تقصیر تھی جس کا انہیں بعد میں علم ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ سو لکڑیوں کی بجائے جھاڑو کی سو سینکوں سے اپنی قسم پوری کرو۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ آپ غصہ میں غلط فہمی کا شکار ہوئے۔ اور اپنی بیماری کے دوران میں یہ قسم کھائی کہ صحت کے بعد اپنی اہلیہ کو سزا ًسو لکڑیاں ماریں گے۔ بعد میں آپ کو اپنی بیوی کا بے قصور ہونا معلوم ہوا لیکن چونکہ آپ حلف اٹھا چکے تھے اب سزا نہ دینا قسم کے خلاف تھا۔ اور سزا دینا بے قصور کو ایذا پہنچانا تھا۔ حضرت

ایوب علیہ السلام حیران تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کے اس عقدہ کو بایں طور حل کیا کہ انہیں اجازت دی کہ وہ جھاڑو کی سو سیکیں مار کر اپنا حلف پورا کر لیں جن کی ضرب سے مضروبہ کو زیادہ تکلیف نہ ہوگی اور حضرت ایوب علیہ السلام حانث نہ ہوں گے

یہی کچھ ہے جسے فقہ کی اصطلاح میں حیلہ سے تعبیر کیا گیا ہے

(۹) شیعوں کے مختلف فرقے :۔ اس زمانہ میں شیعوں کے مختلف فرقے مثلاً امامیہ، اثنا عشریہ، زیدیہ، باطنیہ، قرمطیہ نے اپنی فقہوں کو علیحدہ مدون کیا۔ امامیہ، اثنا عشریہ بارہ اماموں پر یقین رکھتے ہیں اور انہیں معصوم عن الخطا کہتے ہیں۔ ان کی فقہ کا ماخذ بارہ اماموں کے اقوال ہیں۔ زیدیہ فرقہ حضرت زید کے بعد کسی کو امام تسلیم نہیں کرتے۔ ان کی فقہ کا ماخذ حضرت زید تک کے ائمہ ہیں۔ زیدیہ کی فقہ حنفی فقہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ قرمطیہ، باطنیہ اور اسماعیلیہ کی فقہیں اثنا عشریہ کے زیادہ قریب ہیں۔ شیعہ حضرات کی فقہ کی مشہور کتب (۱) جامع الشتات لابو القاسم قمی ۔۔ (۲) وسیلۃ النجات للسید ابو الحسن اصفہانی (۳) ذخیرۃ المعاد للامام العلامہ ماندرانی (۴) اور کتاب الفرائض من شرائع الاسلام ہیں۔

دورِ پنجم ۳۷۰ تا ۶۶۰ھ :۔ فقہ کا پانچواں دور ۳۷۰ھ سے شروع ہو کر ۶۶۰ھ تک رہا۔ اس دور میں بغداد میں عباسی سلطنت برائے نام تھی۔ در حقیقت بلاد مشرق میں طوائف الملوکی زوروں پر تھی۔ بلاد مغرب میں بنو امیہ کی سلطنت [illegible] تھی اور افریقہ میں شیعہ حکمران رہے۔ اس زمانہ میں غزنی میں سلطا

Marfat.com

سبکتگین م ۳۸۷ھ نے سلطنت غزنویہ کی بنیاد ڈالی جسے محمود بن سبکتگین غزنوی م ۴۲۱ھ نے پروان چڑھایا۔ محمود نے ہندوستان پر متعدد حملے کر کے صوبہ پنجاب اپنی راجدھانی میں شامل کیا۔ اس کے بعد شہاب الدین غوری نے ۵۸۸ھ میں غوری سلطنت کی بنیادیں مضبوط کیں۔ بعد ازاں قطب الدین ایبک ۶۰۲ھ، ناصر الدین محمود التمش ۶۰۷ھ اور غیاث الدین بلبن ۶۶۴ھ میں علی الترتیب دلی کے تخت پر متمکن ہوئے اور اس عرصہ میں ان کا طوطی ہندوستان میں بولتا رہا۔ ۶۵۶ھ میں ہلاکو خاں نے خلیفہ مستعصم کے زمانہ میں بغداد کو تباہ کیا۔ اور اس کے بعد شہر بغداد کو بلاد مشرق کا دار الخلافۃ بننا نصیب نہ ہوا۔ یہ شاید دلی کی قسمت ہے، کہ پھر فاتح اسے سلطنت ہند کا دار الخلافہ تجویز کرتا ہے۔ ۶۵۶ھ ہجری سے لے کر آج ۱۳۷۱ھ تک صدیاں گذر گئیں لیکن شہر بغداد کو اپنی گذشتہ عظمت دوبارہ دیکھنا نصیب نہ ہو سکی۔

پانچویں دور کے مشہور فقہاء

پانچویں دور کے حنفی فقہاء میں سے (۱) علامہ ابو الحسن احمد بن محمد القدوری البغدادی م ۴۲۸ھ موصوف کتاب المختصر القدوری کے مصنف ہیں۔ جو اب ایم اے کے نصاب میں داخل ہے (۲) ابو زید عبد اللہ بن عمر الدبوسی سمرقندی م ۴۳۰ھ (۳) ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری م ۴۳۶ھ۔ (۴) ابو بکر خواہر زادہ محمد بن حسین بخاری م ۴۸۳ھ (۵) شمس الائمہ عبد العزیز بن احمد الحلوانی م ۴۴۸ھ (۶) ابو عبد اللہ محمد بن علی

(۲) قاضی محمد بن اسماعیل معروف قفال کبیر شاشی م ۳۶۵ھ (۳) ابو حامد احمد بن محمد اسفرائنی م ۴۰۸ھ (۴) ابو سہل محمد بن سلیمان صعلوکی م ۳۶۹ھ (۵) ابو القاسم عبدالعزیز بن عبداللہ الدارکی م ۳۷۵ھ (۶) ابو علی حسین بن شعیب سنجی م ۴۳۰ھ (۷) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد اسفرائنی م ۴۱۸ھ (۸) ابو طاہر طیب بن عبداللہ الطبری م ۴۵۰ھ (۹) ابو عاصم محمد بن احمد ہروی م ۴۵۸ھ (۱۰) ابو عبداللہ قاضی حسین مروزی م ۴۶۲ھ (۱۱) ابو اسحاق ابراہیم بن علی فیروز آبادی م ۴۷۶ھ (۲) ابو حامد محمد بن محمد غزالی م ۵۰۵ھ (۱۳) محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی م ۶۷۶ھ اور ان کے علاوہ رحمہم اللہ اجمعین نے فقہ میں مفید خدمات سرانجام دیں۔

اسی طرح حنبلی مسلک کے کثیر التعداد علماء نے فقہ میں بیش بہا کتب تصنیف کیں۔

فقہ کا چھٹا دور از ۶۶۰ھ تا ۱۰۰۰ھ

فقہ کا چھٹا دور ۶۶۰ھ سے شروع ہو کر ۱۰۰۰ھ تک ہے اس دور میں سقوط بغداد کے بعد سے عراق میں طوائف الملوکی کا دور ہے۔ مصر میں عباسی سلطنت برائے نام ۶۵۹ھ سے شروع ہو کر ۹۲۳ھ تک رہی ہے۔ افریقہ میں خاندان موحدین کی سلطنت ختم ہو گئی۔ مغرب میں بنی احمر کی سلطنت کا چراغ ٹمٹما رہا تھا۔ عثمانی ترکوں کی حکومت جس کا مرکز قسطنطنیہ تھا، مغربی یورپ کے علاوہ حجاز، مصر، یمن، شام، عراق، ایشیائے

Marfat.com

کوچک اور بر اعظم افریقہ کے اہم مقامات پر مشتمل تھی۔ عثمانی سلاطین میں سے سلطان غازی عثمان خاں م ۷۲۱ھ (۲) اورخان م ۷۶۱ھ (۳) سلطان مراد اول م ۷۹۱ھ (۴) سلطان بایزید اول م ۸۰۵ھ (۵) سلطان محمد اول م ۸۲۴ھ (۶) سلطان مراد دوم م ۸۵۵ھ (۷) سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ م ۸۸۶ھ (۸) سلطان بایزید دوم م ۹۱۸ھ (۹) سلطان سلیم اول م ۹۲۶ھ (۱۰) سلطان سلیمان المعظم م ۹۷۴ھ وسطی ایشیا ترکستان، یورپ، افریقہ، بلاد عرب اور دیگر ممالک ملحقہ پر حکمران تھے۔ ہندوستان میں غلجی خاندان کے مشہور حکمران (۱) علاؤالدین خلجی ۶۹۵ھ (۲) شہاب الدین خلجی ۷۱۵ھ دلی کے تخت پر جلوس کیا۔ اسی طرح (۱) غیاث الدین تغلق ۷۲۰ھ میں محمد تغلق ۷۲۵ھ (۳) اور فیروز تغلق ۷۵۲ھ میں دلی کے تخت پر متمکن ہوئے۔ تیمور نے ۸۰۱ھ میں ہندوستان پر حملہ کر کے دلی کی سلطنت کے بخیے ادھیڑ دئیے۔ اس کے بعد لودھی خاندان برائے نام حکمران رہا۔ اور بابر نے ۹۳۲ھ میں ہندوستان پر حملہ کر کے مغلیہ سلطنت قائم کی شیر شاہ سوری نے ۹۳۶ھ میں سوری خاندان کی حکومت ہندوستان میں قائم کی جسے نااہل جانشین سنبھال نہ سکے۔ اس کے بعد خاندان مغلیہ کے حکمرانوں سے ہمایوں م ۹۶۳ھ نے کھوئی ہوئی سلطنت ۹۶۲ھ میں دوبارہ حاصل کی۔ اس کے بعد جلال الدین اکبر م ۱۰۱۴ھ نے مغلیہ حکومت کو چار چاند لگائے۔

زیادہ تر اس دور میں فقہ کا مرکز سلطنت عثمانیہ کے مختلف بلاد اور

Marfat.com

ہندوستان کے متعدد شہر تھے۔ اور ان ہر دو عظیم سلطنتوں میں حنفی فقہ رائج تھی۔ اس دور کی فقہ تقلیدی شان رکھتی ہے۔ تعصبات مذہبی زیادہ ہیں۔ تصوف کا رنگ بہت غالب ہے۔ تصنیفات کا اسلوب مناسب نہیں رہا کہیں حد سے زیادہ اختصار ہے اور کہیں حد سے زیادہ طوالت ہے۔ الغرض یہ دور فقہی دنیا میں دور انحطاط ہے۔ اس دور کے مشہور فقہا (۱) شیخ عبد الغنی صمد الصمد گنگوہی م ۹۹۴ھ (۲) ملا فیروز کشمیری م ۹۷۳ھ (۳) مخدوم میراں ساکن ٹھٹھہ (سندھ) م ۹۴۹ھ (۴) ابن ہشام م ۷۶۱ھ (۵) زین الدین عراقی م ۸۰۶ھ (۶) ابن الملقن م ۸۰۴ھ (۷) علامہ بدر الدین عینی ۸۵۵ھ (۸) ابن حجر کنانی عسقلانی مصری شافعی م ۸۵۲ھ (۹) قاضی عبد الغفور لاہوری م ۹۱۲ھ رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ بالا علماء میں سے ہندوستانی فضلا پر تصوف کا رنگ غالب ہے جسکی شاہد ان کی فقہی مصنفات ہیں۔ مصر حجاز اور عراقی علماء کی تصنیفات میں حدیث کا پہلو نمایاں ہے۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی، امام ابن حجر عسقلانی امام ابن حجر مکی نیز ان کے معاصرین کی تحریرات اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ علامہ بدر الدین عینی نے صحیح بخاری کی سب سے جامع شرح لکھی۔ اور ابن حجر عسقلانی نے بخاری کی شرح کے علاوہ تاریخ اسماء الرجال اور اصول حدیث میں گرانقدر تصانیف سے اہل زمانہ کو مستفید کیا۔ قاضی عبد الغفور اور ان کے رفقا تدریسی اور تصنیفی خدمات سرزمین پاک و ہند میں سرانجام دیتے رہے منطق اور فلسفہ

میں مزاولت کی وجہ سے علمائے ہند کی جملہ تصانیف میں معقولی رنگ نمایاں طور پر جھلکتا ہے۔

فقہ کا ساتواں دور
ابتداء ۱۰۰۰ھ تا ۱۱۷۶ھ

یہ دور اس لحاظ سے مخصوص ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رح شیخ احمد فاروقی سرہندی م ۱۰۳۴ھ نے اس دور میں علوم دینیہ میں ربط پیدا کیا۔ فقہ کو تصوف، فلسفہ، تفسیر، حدیث اور علم کلام سے مربوط کیا۔ آپ کے معتقدین میں ماہرین علوم و فنون شامل تھے یہ دور فقہ میں تعصب سے پاک ہے۔ فقہاء اور قضاۃ خشک نہیں ہیں بلکہ فلاسفر اور صوفی ہیں۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے (۱) محمد صادق علیہ الرحمۃ م ۱۰۲۵ھ (۲) محمد سعید علیہ الرحمۃ م ۱۰۷۰ھ (۳) محمد معصوم علیہ الرحمۃ م ۱۰۷۹ھ (۴) محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ م ۱۰۹۶ھ نے فقہ اور دینیات کے جملہ علوم میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خلفاء پنجاب، سندھ، وسط ہند، بنگال، چین، سمرقند، ایران، بخارا، یمن، مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس طرح آپ کے خلفاء میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، فلاسفر، متکلمین اور محدثین داخل تھے۔ آپ کے خلفاء میں سے (۱) شیخ محمد بنگالی (۲) شیخ محمد یوسف سمرقندی (۳) شیخ علی طبری شافعی (۴) شیخ طاہر لاہوری (۵) شیخ عیسیٰ مغربی (۶) شیخ علی بنوری اور ان کے احباب نے فقہ میں نمایاں کام کئے۔ اس دور کے آخری بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ م ۱۱۷۶ھ محدث و مفسر و فقیہ ہیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے فقہ و حدیث میں استاد حاجی محمد افضل سرہندی
م ۱۱۴۶ھ ہیں۔ حاجی محمد افضل سرہندی کے استاد شیخ محمد معصوم حضرت مجدد
الف ثانی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے شاگرد فقہ میں مفید خدمات انجام
دیتے رہے۔ اس دور کے بڑے سلاطین سے ہندوستان میں جہانگیر م ۱۰۳۷ھ
شاہجہان اور اورنگ زیب م ۱۱۱۸ھ ہیں۔ ترکستان میں اس دور کے مشہور
حکمران، سلطان محمد سوم م ۱۰۱۲ھ، سلطان احمد اول م ۱۰۲۶ھ، سلطان عثمان
م ۱۰۳۱ھ، سلطان محمد چہارم م ۱۰۹۹ھ، سلطان احمد سوم م ۱۱۴۳ھ، اور
محمود اول م ۱۱۶۸ھ ہیں۔

اس دور کی سب سے بلند شخصیت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی
سرہندی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ کی وفات ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی آپ کے
صاحبزادگان میں سے محمد صادق، محمد معصوم، محمد سعید، محمد یحییٰ نے فقہ میں
عمدہ خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے خلفاء میں سے شیخ عیسیٰ مغربی، مولانا حسن
بخاری، شیخ عثمانی یمنی شافعی، شیخ محمد بنگالی، شیخ نور محمد ختنی، شیخ صادق
کابلی، شیخ احمد برکی، شیخ عبدالعزیز مالکی، شیخ علی طبری شافعی، شیخ احمد
دیوبندی، شیخ سلیم بنوری، محمد یوسف سمرقندی، صفر احمد رومی حنفی، شیخ
احمد حنفی استنبولی، اور ان کے احباب اپنے زمانہ میں بڑے فقہا میں سے تھے۔
مذکورۃ الصدر شخصیتوں میں مختلف اطوار اور مختلف مسالک کے سرآمد

افراد ہیں۔ آپ کے عقیدت مند بلاد مغرب در بلاد مشرق میں پھیل چکے تھے۔ نیز آپ کے معتقدین میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ہر مسلک کے برگزیدہ افراد تھے اس باہمی میل جول کا نتیجہ یہی ہوا کہ چاروں فقہی مسالک میں ربط آیا اور تعصب دور ہوا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ آپ کے صاحبزادگان اور اکثر خلفاء نیز اس دور کے مغلیہ اور عثمانی حکومت کے قضاۃ اور مفتیان فقہ حنفی کے مطابق فیصلے فرماتے تھے

اس دور کی آخری شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ کا پورا نام ولی اللہ بن احمد بن شاہ عبدالرحیم فاروقی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۴ شوال بروز بدھ ۱۱۱۴ھ میں ہوئی۔ آپ نے طلب علم میں مختلف ممالک اسلامیہ کے سفر کئے۔ فقہ اور حدیث میں آپ کے شیوخ میں سے حاجی محمد افضل سرہندی م ۱۱۴۶ھ ہیں۔ حاجی صاحب حضرت خواجہ محمد معصوم کے فرزند ارجمند ہیں اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کے لخت جگر ہیں۔ اس طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے علوم و معارف ان کی اولاد صلبیہ سے حاصل کئے۔ حضرت شاہ صاحب نے تصوف کو فقہ کا جزء قرار دیا۔ آپ نے اپنی تصانیف میں فقہ کو حدیث کے تابع کیا اور ہندوستان میں حدیث اور فقہ کا رواج آپ کی اولاد اور تلامذہ کے ذریعہ عام ہوا۔ آپ نے فقہ اور حدیث کی

Marfat.com

سب سے پہلی کتاب "موطا" کی عربی اور فارسی میں مسوّیٰ اور مصفّیٰ شرحیں تحریر کیں۔ اور اس نایاب کتاب کو فقہ اور حدیث کے نصاب میں شامل کیا۔ آپ خود حضرت امام ابو حنیفہ کے مقلّد تھے۔ اور مجتہد فی المسائل تھے۔ آپ کے زمانہ میں ہندوستان کی مغلیہ حکومت اور یورپ ایشیا کی عثمانی حکومت میں حنفی فقہ رائج تھی۔ آپ ۱۱۷۶ھ میں اس دار فانی سے دار البقا کو سدھارے۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے شاہ عبد العزیز (۲) شاہ رفیع الدین، (۳) شاہ عبد القادر اور شاہ عبد الغنی نے اس علمی میراث کو اچھی طرح سنبھالا اور آنے والی نسلیں آپ کی وساطت سے مستفید ہوئیں۔

اس زمانہ کے دیگر بزرگوں میں مندرجہ ذیل محدث اور فقیہ بہت مشہور ہیں۔ (۱) مولانا عبد الحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ (۲) مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی م ۱۰۶۷ھ (۳) قاضی عبد السلام لاہوری م ۱۰۳۷ھ آپ میر فتح اللہ شیرازی کے شاگرد ہیں۔ فقہ میں متفرق مسائل پر کتب اور تفسیر بیضاوی کا حاشیہ آپ کے زور قلم کا نتیجہ ہے (۴) ملا کمال الدین سہالوی م ۱۱۷۵ھ۔ آپ نظام الدین سہالوی کے شاگرد ہیں ملا نظام الدین موصوف کی طرف درس نظامیہ کی نسبت ہے ملا نظام الدین کے والد ماجد ملا قطب الدین تھے۔ فقہ میں آپ کی تصنیف متفرق کتب کے حواشی ہیں۔ (۵) ملا قطب الدین شہید سہالوی ۱۱۰۳ھ۔ آپ حضرت ابو ایوب انصاری کی اولاد سے ہیں آپ کے

Marfat.com

چاروں بیٹے صاحب علم وفضل تھے۔ آپکے بڑے صاحبزادے ملا نظام الدین کیطرف ہندوستان کا درس نظامیہ منسوب ہے۔ آپکے مخالفین نے آپکے گھر کو رات کے وقت آگ لگادی جس کی وجہ سے آپ خود شہید ہوگئے۔ اور جملہ تصانیف راکھ ہوگئیں۔ (۶) قاضی محب اللہ بہاری م ۱۱۱۹ھ مصنف سبحۃ المرجان نے آپ کو ملا قطب الدین شمس آبادی کا شاگرد تحریر کیا ہے موصوف زیادہ عرصہ شہزادہ اورنگ زیب کے ساتھ دکن میں ملازم رہے۔ آپ نے ۱۱۰۹ھ میں اپنی جامع کتاب مسلم الثبوت تصنیف فرمائی۔ یہ کتاب اصول فقہ کی مستند کتابوں میں سے ہے۔ (۷) ملا کمال الدین لاہوری م ۱۰۱۶ھ آپکے لئے یہی فخر کافی ہے کہ آپ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کا مقبرہ لاہور میں ہے۔ فقہ میں متفرق کتب میں آپکے حواشی ہیں (۸) قاضی محمد اسلم ہروی کابلی م ۱۰۶۱ھ۔ آپ شیخ بہلول لاہوری کے شاگرد ہیں۔ جہانگیر اور شاہجہاں کے عہد میں بتیس سال تک عہدہ قضاۃ پر فائز رہے۔ آپ ایک طویل عرصہ تک کابل کے قاضی اور ازروئے معلے کے قاضی رہے۔ فقہ میں آپ کی تصنیف متقدمین کی کتابوں پہ حواشی ہیں۔ آپ کی قبر لاہور میں ہے (۹) میر محمد زاہد ہروی کابلی م ۱۱۰۱ھ آپ قاضی محمد اسلم ہروی کابلی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی ولادت لاہور میں ہوئی اور علوم کی تحصیل پنجاب اور وسط ہند اور دیگر

Marfat.com

بلاد اسلامیہ میں کی۔ آپ اولاً اردوئے معلٰی کے محتسب مقرر ہوئے اور بعد ازیں صدر کابل رہے۔ آپ کی تصنیفات میں زواہد ثلاثہ اور اصول فقہ کی مختلف کتابوں پر حواشی ہیں۔ آپ کا مزار کابل میں زیارت گاہ عوام ہے۔

فقہ کا آٹھواں دور ۱۲۷۵ھ تا ۱۲۷۵ھ

۱۲۷۵ھ میں آزادی کی پہلی جنگ ہندوستان میں ہوئی جسے اکثر مورخین غدر ۱۸۵۷ء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس دور میں مسلمانوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے لیکن فقہ میں کوئی تجدید نہ ہو سکی۔ اس دور میں سیاسی انحطاط ہے لیکن علمی دنیا میں قابل ذکر تصانیف ہیں۔ اس دور کی اکثر تصانیف مخصوص مسائل پر ہیں اس دور میں بڑے فقہ کے عالم مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مولوی عبدالحی دہلوی م ۱۲۴۳ھ آپ شاہ عبدالعزیز دہلوی کے داماد اور شاگرد ہیں۔ آپ کی تصانیف (۱) نکاح ایامی اور (۲) فتاوٰی متفرقہ فقہ میں قابل ذکر ہیں۔

(۲) شاہ عبدالعزیز دہلوی م ۱۲۳۹ھ آپ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے فتح العزیز تفسیر قرآن اور تحفہ اثنا عشریہ مشہور ہیں۔ (۳) عبدالعلی بحرالعلوم لکھنوی م ۱۲۲۵ھ آپ ملا قطب الدین شہید سہالوی کی اولاد سے ہیں۔ فقہ میں آپ کی یہ تصانیف قابل ذکر ہیں۔ (۱) ارکان اربعہ در اصول فقہ (۲) فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت (۳) تکملہ شرح ملا نظام بوتحریر ابن ہمام (۴) تنویر الابصار

Marfat.com

شرح فارسی منار (۵) شرح فقہ اکبر (۶) رسالہ در احوال قیامت (۷) رسالہ توحید۔ (۴) مولوی فضل حق خیرآبادی۔ آپ فقہ و حدیث میں حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے شاگرد ہیں۔ اور یہ ہر دو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی تصانیف سے فقہ میں مختلف کتب پر حواشی ہیں اور فلسفہ میں ہدیہ سعیدیہ اور منطق میں قاضی مبارک کی شرح یادگار زمانہ ہیں۔ آزادی کی پہلی جنگ میں آپ پر بغاوت کا الزام لگایا گیا جس کی سزا میں عبور دریائے شور اور جزائر انڈمان میں حبس دوام کا حکم دیا گیا۔ آپ کی وفات ۱۲۷۸ھ میں ہوئی۔ اور آپ کا مقبرہ جزائر انڈمان میں ہے۔ (۵) نواب قطب الدین خان بہادر دہلوی م ۱۲۸۹ھ آپ مشہور محدث و فقیہ تھے۔ فقہ اور حدیث میں شاہ اسحاق دہلوی کے شاگرد تھے۔ آپ کی قابل ذکر تصانیف یہ ہیں۔ (۱) مظاہر حق شرح اردو مشکوٰۃ (۲) خلاصہ جامع صغیر (۳) فقہ سلطان (۴) تحفۃ الزوجین (۵) احکام العیدین (۶) احکام الضحیٰ (۷) رسالہ مناسک (۸) حقیقۃ الایمان (۹) مراد العاد (۱۰) تذکرۃ الایام (۶) شاہ محمد اسحاق دہلوی م ۱۲۶۲ھ آپ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے تھے۔ فقہ میں آپ کی تصانیف مسائل اربعین اور اختلاف ہندی ہیں۔ (۷) قاضی محمد سلیم لکھنوی م ۱۲۳۵ھ آپ ملا قطب الدین شہید سہالوی کے دوسرے فرزند ملا سعید الدین کی اولاد

Marfat.com

سے ہیں منطق میں آپ کی مشہور کتاب ملامبین شرح سلم العلوم ہے۔ اصول فقہ میں آپ نے سلم الثبوت کی شرح تحریر کی اور فقہ میں زبدۃ الفوائد اور کنز الحسنات فی ایثار الزکوٰۃ آپ کی علمی یادگار ہیں۔ (۸) سید مرتضیٰ احسن زبیدی م ۱۲۰۵ھ آپ کا نام عبدالرزاق کنیت ابو الفیض اور لقب محی الدین ہے۔ آپ اپنے علاقہ اور اپنے زمانہ کے اجل فقہا و محدثین میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت شہر بلگرام میں ۱۱۴۵ھ میں ہوئی اور ۱۲۰۵ھ میں آپنے داعی اجل کو لبیک کہا۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم میں آپ کی جملہ تصانیف ۶۶ کے قریب ہیں۔ فقہ میں آپ کی مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ امام ابی حنیفہ ۔ (۲) عقدیۃ الاخوان فی حکم شرب الدخان (۳) کشف الغطاء عن الصلوٰۃ الوسطیٰ ۔ (۴) الاحتفال لصوم الست من شوال۔

اس دور میں ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے سیاسی تنزل کا احساس ہوا اور انہوں نے عظمت رفتہ اور اقتدار گزشتہ حاصل کرنے کی مختلف مساعی کیں۔ انہیں مساعی کی نذر سید احمد شہید بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید دہلوی کے مقدس وجود ہیں۔ اس دور میں مخصوص ابواب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور اسی طرح مخصوص مسائل پر کتابیں تصنیف کی گئیں۔ اس دور میں اردو نے شعر و شاعری کے علاوہ دینیات میں اپنی جگہ بنائی حضرت شاہ رفیع الدین

Marfat.com

اور ان کے خاندان کے دیگر افراد اور تلامذہ نے قرآن کے ترجمے حدیث اور فقہ پر اردو زبان میں کتابیں تصنیف کیں۔ اس دور کی انتہا آزادی کی پہلی جنگ سے ہوئی۔ یہ دور دینیات میں اردو تصانیف کا آغاز اور جنگ آزادی کے خطرناک انجام کی وجہ سے بہت ممتاز ہے۔

فقہ کا نواں دور سنہ ۱۲۷۵ھ

فقہ کا نواں دور ۱۲۷۵ھ سے شروع ہو کر آج تک جاری ہے۔ یہ دور مسلمانوں کے انحطاط کا دور رہا۔

لیکن اللہ کے فضل سے اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی نوزائیدہ سلطنت قائم ہوئی۔ اس وقت فقہی دنیا کی توقعات مملکت اسلامیہ پاکستان صانہا اللہ عن الفتن سے وابستہ ہیں۔ اس دور میں مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا عبدالحی لکھنوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کی علمی خدمات یادگار زمانہ ہیں۔ ان مقدس نفوس کے تلامذہ اور احباب نے اپنے اسلاف کی علمی میراث کو محفوظ رکھا۔ اور اشاعت علوم میں کوشاں رہے اور تاحال کوشاں ہیں۔ اس دور میں عربی اور فارسی کی طرح اردو زبان بھی فقہی زبان بن گئی اور اب اردو زبان میں فقہ کی بیش بہا تصانیف اور تراجم موجود ہیں۔ اسی زمانہ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارن پوری، مفتی عزیز الرحمان صاحب دیوبندی مولوی احمد دین صاحب ساکن ڈنڈہ شاہ بلاول ضلع کیمبل پور، مولانا قاضی

Marfat.com

قمرالدین صاحب سکنہ چکڑالہ ضلع میانوالی پنجاب، مولانا عبدالستار صاحب بھیروی ضلع سرگودھا۔ مولانا شبیر محمد صاحب شرقپوری، حضرت مولانا مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ضلع راولپنڈی، حضرت مولانا حسین علی صاحب سکنہ واں بھچراں ضلع میانوالی، حضرت مولانا احمد خاں صاحب سکنہ کندیاں ضلع میانوالی، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور حضرت مولانا اشرف علی شاہ صاحب تھانوی اور ان کے احباب قدس اللہ اسرارھم کی علمی خدمات قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح اس دور کے زندہ فقہا میں سے مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ مولانا محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان شہر، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب سکنہ غورغشتی ضلع اٹک، مولانا ولی اللہ صاحب سکنہ انہی ضلع گجرات، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، مولانا رسول خان صاحب ہزاروی، مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا قمرالدین صاحب میانوی ضلع سرگودھا، مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی، مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی، مولانا محمد طیب صاحب دیوبندی، مولانا اعزاز علی صاحب دیوبندی، مولانا حسین احمد صاحب مدنی، حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب مدرس مدرسہ اشرف العلوم [illegible] مولانا فقیر اللہ صاحب

Marfat.com

رائے پوری۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی، مولانا محمد صادق صاحب بہاول پوری، مولانا محمد عبد اللہ صاحب ریاستی، مولانا سلطان محمود صاحب گجراتی اور ان کے رفقاء ادام اللہ ظلہم قابل ذکر ہیں۔

اس دور کے چند فقہاء کا ذکر ذیل میں درج ہے۔ (۱) مولوی فضل حق خیر آبادی۔ پورا نام مولانا فضل حق بن مولانا افضل امام خیر آبادی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ میں ہوئی آپ نے علوم ادبیہ اور علوم عقلیہ کی تکمیل اپنے والد ماجد صاحب سے کی اور حدیث و فقہ میں حضرت شاہ عبد القادر دہلوی اور حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی سے فیض حاصل کیا۔ یہ ہر دو حضرت شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ اوائل عمر میں آپ دلی اور دیگر ریاستوں میں ملازم رہے۔ اور شاہ اسماعیل شہید دہلوی آپ کے معاصرین میں سے ہیں۔ آزادی کی پہلی جنگ میں آپ نے انگریزوں کے خلاف فتوی دیا۔ اور اس جنگ میں سپاہی کی طرح شریک ہوئے۔ حکومت برطانیہ نے دلی فتح کرنے کے بعد آپ پر مقدمہ چلایا جس میں آپ کو تاج برطانیہ کے خلاف باغی قرار دیا گیا اور حبس دوام اور عبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ آپ کی وفات جزائر انڈمان میں ۱۲۷۸ھ میں ہوئی آپ کا مرقد جزائر انڈمان میں ہے ؎

نہ ہر درخت تحمل کند جفائے خزاں | غلام ہمت سروم کہ ایں قدم دارد

آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں:

Marfat.com

(۱) الثورۃ الہندیہ ۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور انقلاب کے چشم دید حالات ہیں۔
(۲) قصائد فتنۃ الہندیہ ۔ (۳) شرح قاضی مبارک علم منطق میں ہے۔ (۴)
ہدیہ سعیدیہ علم فلسفہ میں ہے ۔ (۲) کرامت علی جونپوری م ۱۲۹۰ھ۔ آپ
اپنے علاقہ کے اجل فقہا میں سے ہیں۔ سید احمد بریلوی کے مرید ہیں۔ آپ نے تدریسی
خدمات کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ (۱) زینۃ المصلی
(۲) زاد التقویٰ (۳) نسیم الحرمین ۔ (۳) مولوی محمد شبلی جونپوری م ۱۲۹۶ھ
آپ مولانا نذیر حسین کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں جو محمد اسحاق دہلوی کے شاگرد
ہیں (۴) مولوی عبدالحی لکھنوی م ۱۳۰۴ھ۔ آپ کا پورا نام عبد الحی بن عبد الحلیم
بن محمد امین ہے۔ اور کنیت ابو الحسنات ہے۔ آپ حضرت مولانا قطب الدین
شہید سہالوی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۶۴ھ میں ہوئی۔ اوائل
جوانی میں تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے بقیہ زندگی تدریس اور
تصنیف میں بسر کی جملہ علوم میں آپ کی ایک سو پچھتر (۱۷۵) کے قریب
تصانیف ہیں۔ فقہ و حدیث میں آپ کی اکیس سے زائد تصانیف ہیں۔ آپ
کی اکثر تصانیف عربی، فارسی میں ہیں۔ رسالہ احکام غیبت اور چند
دوسرے رسائل اردو میں ہیں (۵) حافظ محمد عظیم صاحب پشاوری سن وفات
۱۲۷۵ھ ہے۔ آپ کا زندگی میں محبوب مشغلہ تدریس فقہ و حدیث رہا۔ (۶)
مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی م ۱۲۹۷ھ آپ کا پورا نام محمد قاسم بن شیخ

Marfat.com

اسمٰعیل بن غلام شاہ بن محمد بخش ہے نانوتہ دیوبند کے پاس چودہ میل پر ایک قصبہ ہے جہاں موصوف ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے آپ کے مشہور اساتذہ میں سے حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی ہیں جن سے آپ نے فقہ و حدیث کی تعلیم حاصل کی علم سے فراغت کے بعد اولاً آپ مطبع احمدی دہلی میں تصحیح کتب کی خدمت پر مامور رہے۔ آزادی کی پہلی جنگ میں آپ نہ صرف نقیب تھے۔ بلکہ مجاہدین کا عملاً ساتھ دیا اور برطانوی افواج سے دست بدست جنگ میں شریک ہوئے۔ تاج برطانیہ سے بغاوت کے جرم میں آپ کی گرفتاری کا اعلان کیا گیا لیکن بعد میں آپ بال بال بچ گئے۔ ۱۲۷۷ھ میں آپ نے پہلی مرتبہ حج کیا اور حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی نزیل مکہ سے بیعت کی۔ آپ نے دوسرا حج ۱۲۸۵ھ میں کیا اس کے بعد آپ نے دہلی میں تدریس دینیات، فقہ و حدیث کا سلسلہ جاری کیا۔ ۱۲۹۴ھ میں آپ نے تیسری دفعہ حج فرمایا۔ حاجی امداد اللہ صاحب کے مشورہ سے آپ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔ آپ ۱۲۹۷ھ میں دار فانی سے دار بقا کو سدھارے اور دیوبند کی سرزمین میں سپرد خاک کئے گئے۔ آپ کے مشہور شاگرد یہ ہیں (۱) مولانا محمود الحسن رح دیوبندی (۲) مولانا فخر الحسن گنگوہی اور (۳) مولانا احمد حسن امروہی ہیں۔ آپ کی زندگی کا محبوب مشغلہ تدریس تھا۔ تصنیف کی طرف آپ نے بہت کم توجہ فرمائی آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف مطبوع ہیں (۱) مجموعہ رسائل قاسم العلوم (۲) آب حیات (۳) تقریر دلپذیر (۴) مباحثہ شاہ جہاں پور (۵) ہدایۃ الشیعہ۔ (۶) قبلہ نما دیوبند، نانوتہ و قصبہ شاہ جہاں پور۔

(۷) حضرت مولانا محمود الحسن علیہ الرحمۃ

آپ کا نام محمود الحسن بن مولوی ذو الفقار علی ہے۔ دیوبند ضلع

Marfat.com

سہارن پور کے رہنے والے تھے۔ تکمیل علوم کے بعد دار العلوم دیوبند میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ۱۳۲۷ھ میں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ اردو میں تحریر کرنا شروع کیا ۱۳۳۳ھ میں بیت اللہ کی زیارت کی اور مصر میں قیام فرمایا۔ حکومت برطانیہ کے ایماء پر شریف حسین نے آپ کو قید کر لیا۔ قاہرہ میں آپ پر تاج برطانیہ کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور جزیرہ مالٹا میں قید کی سزا سنائی گئی۔ آپ ۱۳۳۵ھ میں مالٹا میں قیدی کی حیثیت سے پہنچے اور ۱۳۳۸ھ میں قید سے رہا کئے گئے۔ جزیرہ مالٹا میں آپ کا محبوب مشغلہ قرآن مجید کا اردو میں ترجمہ اور حواشی تحریر کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ترجمہ مکمل کر لیا اور حواشی سورۂ نساء تک مکمل کئے۔ رہائی کے بعد آپ ہندوستان میں جنگ آزادی کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور ۱۳۳۹ھ میں اس دار فانی سے دار بقا کو سدھارے دیوبند کی سرزمین اپنے استاد محمد قاسم علیہ الرحمۃ کے پہلو میں آپ کے جسد کے لئے امین ہے۔ ہندوستان و پاکستان کے بہت سے نامور فقہاء آپ کے شاگرد اور آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

مولانا عبد الرحمٰن امروہی آپ کا نام عبد الرحمان بن مولانا عنایت اللہ امروہی ہے۔ آپ نے فقہ و حدیث کی تعلیم (۱) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی علیہ الرحمۃ (۲) مولانا محمد قاسم نانوتوی

Marfat.com

علیہ الرحمۃ (۳) مولانا حسن بن محسن الیمانی بھوپالی علیہ الرحمۃ (۴) مولانا سید احمد حسن امروہی تلمیذ مولانا محمد قاسم علیہ الرحمۃ۔ (۵) اور مولانا محمود الحسن دیوبندی تلمیذ مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ حضرت مولانا حسن بن محسن الیمانی نزیل بھوپال اجل علماء میں سے ہیں۔ آپ حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ بن شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے بلا واسطہ شاگرد ہیں۔ اس لحاظ سے یہ سند بہت عالی ہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی حیات طیبہ حجاز، یمن، شام اور ہندوستان کی درسگاہوں میں تدریسی خدمت میں بسر ہوئی۔ میں نے ۱۳۶۳ھ اعروبہ میں آپ کی زیارت کی اور آپ سے کتب حدیث و تفسیر کی سند حاصل کی۔ موصوف کی عمر اس وقت سو سال کے قریب معلوم ہوتی تھی۔ اب فوت ہو چکے ہیں تاریخ وفات معلوم نہیں۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ حنفی فقہ میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ آپ تدریس فقہ میں قرآن اور حدیث سے استنباط مسائل پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ عربی فارسی، اردو ہر سہ زبانوں میں تلامذہ سے حسب حال خطاب فرماتے تھے

(۹) حضرت مولانا احمد دین صاحبؒ

آپ کا نام احمد دین اور وطن موضع انگہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب ہے۔ اپنے وطن میں علوم سے فراغت کے بعد آپ نے دلی پہنچ کر علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ اور اس کے بعد دلی میں فقہ و حدیث

Marfat.com

کی تدریس میں مشغول رہے۔ ایک رات حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانی
۱۲۷۰ھ آپ کو خواب میں ملے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ اپنے علاقہ کے
باشندوں کو دین سے متعارف کریں۔ آپ نے اس واقعہ کا ذکر حضرت
شاہ احمد سعید دہلوی علیہ الرحمۃ سے کیا۔ جنہوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ
اپنے علاقہ حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانی کے ہاں درس فقہ و حدیث
سے تشنگان علوم کو سیراب کریں۔ آپ دلی سے دندہ شاہ بلاول ضلع
اٹک تحصیل تلہ گنگ پہنچے۔ اور اس علاقہ میں حدیث اور فقہ کی تدریس کا
مرکز آپ کی ذات تھی۔ اور آپ کے شاگرد قرب و جوار میں پھیلے ہوئے
تھے۔ آپ حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری کے خلفا میں سے تھے۔
آپ کے زمانہ میں آزادی کی پہلی جنگ ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا۔ آپ کے علاقہ
کے دو معزز افراد نے اس میں حصہ لیا۔ غدر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان
دونوں کو توبہ کی توفیق عطا کی۔ آپ کی وفات تقریباً ۱۲۹۰ھ میں ہوئی۔

(۱۰) حضرت مولانا قاضی قمرالدین صاحب

آپ کا پورا نام قاضی قمرالدین بن قاضی
سلیمان ہے۔ آپ چکڑالہ ضلع میانوالی
پنجاب میں ۲۳ رمضان ۱۲۷۴ھ میں پیدا
ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی اور تکمیل علوم حضرت
مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری علیہ الرحمۃ سے ۱۲۹۶ھ میں کی۔ حضرت مولانا

Marfat.com

احمد علی سہارنپوری علیہ الرحمۃ ۔ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی علیہ الرحمۃ کے شاگرد تھے ۔ اور حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ سے علوم حاصل کئے اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے ظاہری و باطنی فرزند تھے ۔ علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے قصبہ چکڑالہ ضلع میانوالی میں ۱۲۹۶ھ سے لے کر تاریخ وفات تک فقہ وحدیث کی تدریس میں مشغول رہے ۔ آپ سے پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان اور دیگر علاقوں کے متعلمین فیضیاب ہوئے ۔ آپ اپنے متعلمین کے مالی اخراجات بھی اپنے رفقاء کی اعانت سے خود ادا فرماتے تھے ۔ حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے اجل خلفاء سے تھے آپ
آپ کی نماز جنازہ اپنے مرشد نے پڑھائی ؎

بچہ ناز رفتہ باشد زجہاں نیاز مندے کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین علیہ الرحمۃ اپنے اس رفیق کی جدائی پر آبدیدہ تھے ۔ اور بے ساختہ آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ شعر نکلا ؎

حیف کہ در چشم زدن صحبت یار آخر شد روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آپ کی تصنیفات تعلیق صرفیہ، بدریہ، شرح فوائد صمدیہ، حاشیہ ہدایہ حاشیہ مشکوٰۃ المصابیح ہیں ۔ آپ ۱۳۲۷ھ میں دار فنا سے دار بقا کو

Marfat.com

سدھارے۔ اپنے قصبہ کی زمین آپ کے جسد اطہر کے لئے امین ہے۔ رحمہ اللہ
اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری
علیہ الرحمۃ کی وہ سند جو آپ نے اپنے عزیز شاگرد حضرت مولانا قاضی قمر الدین
علیہ الرحمۃ کو اپنے دست مبارک سے تحریر کر کے دی اسے عربی میں نقل کیا جائے
سند کے الفاظ یہ ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین امابعد فیقول العبد الضعیف الراجی الی اللہ
القوی عفی عنہ ان المولوی قمر الدین بن قاضی سلیمان ساکن
چکوال ضلع بنوں قد عرض علی الصحیحین للبخاری والمسلم و
الجامع للترمذی والسنن لابی داؤد وشیئاً معتداً بہ من
ابن ماجہ وشیئاً یسیراً من النسائی قراءۃً وسماعۃً وقد عرضت
الکتب المذکورۃ علی الشیخ الاجل والفاضل الاکمل مولانا
محمد اسحاق الدہلوی وقد اجازنی وانا اجیز للمولوی قمر الدین
الموصوف ان یشتغل بالکتب المذکورۃ وبعلم المستفیدین
بالشروط المعتبرۃ عند اہل الحدیث وبالمراجعۃ الی الشروح و
واللغات العربیۃ عند مس الحاجۃ واللہ المستعان وعلیہ
التکلان وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ حررہ فی شہر

Marfat.com

ذی القعدۃ سنہ ۱۲۹۶ھ ست وتسعین بعد الالف ومائتین من ہجرۃ سید الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ (نشان دستخط ومہر)

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو رب العالمین ہے۔ اور اللہ کی رحمتیں اور سلام اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور سب صحابہ پر ہوں۔ امابعد بندہ ضعیف جو اللہ قوی کی رحمتوں سے آس لگائے ہوئے ہے خدا کرے اس کی غلطیاں معاف ہو جائیں یوں کہتا ہے کہ مولوی قمر الدین بن قاضی سلیمان ساکن قصبہ جکرالہ ضلع بنوں نے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ ہر دو اماموں کی صحیحین، اور امام ترمذی کی الجامع، اور امام ابوداؤدؒ کی سنن، اور امام ابن ماجہؒ کی سنن ابن ماجہ کا بہت سا حصہ اور امام نسائی کی سنن نسائی کے بعض حصے میرے پاس قراءۃً وسماعۃً پڑھے۔ اور میں نے کتب مذکورہ حضرت بڑے شیخ اور کامل فاضل مولانا محمد اسحاق دہلویؒ سے پڑھیں۔ اور مولانا محمد اسحاق دہلویؒ نے مجھے تدریس کی اجازت دی اور میں مولوی قمر الدین موصوف کو اجازت دیتا ہوں کہ کتب مذکورہ کی تدریس میں مشغول ہے

Marfat.com

اور مستفیدین کو ان کتب کی تعلیم دے۔ نیز ان شروط کا خیال رکھے جو محدثین تدریس میں پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت عربی لغات اور حدیث کی شروح سے استفادہ کرتا رہے۔ اللہ سے اعانت طلب کی جاتی ہے۔ اس پر توکل ہے یہ صحیفہ ماہ ذی قعدہ ۱۲۹۶ھ میں تحریر کیا گیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ کی ہجرت سے بارہ سو چھیانوے سال بعد۔ اللہ کی رحمتیں حضور پر، ان کی آل پر اور تمام صحابہ پر ہوں

(نشان دستخط و مہر)

پنجاب، سرحد، اور سندھ کے بہت سے فقہاء، و محدثین حضرت مولانا قمرالدین صاحب کے شاگرد ہیں جس میں سے اسوقت حضرت مولانا نصیرالدین صاحب ساکن غورغشتی ضلع اٹک اور حضرت مولانا ولی اللہ صاحب ساکن انہی ضلع گجرات مشغول تدریس ہیں۔ اول الذکر کا مشغلہ حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تفسیر اور اصول تفسیر ہے۔ ثانی الذکر کی مصروفیت فقہ، اصول فقہ، تفسیر، اصول تفسیر، علم عقائد اور علم کلام کی تدریس ہے۔

(۱۱) **حضرت مولانا اشرف علیؒ** آپکا نام اشرف علی ہے قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ ہندوستان میں ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میرٹھ میں ہوئی۔ حافظ حسین علی

Marfat.com

صاحب سے قرآن حکیم حفظ کیا، مولانا فتح محمد صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور اپنے ماموں مولانا واجد علی صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اس کے بعد سنہ ۱۲۹۵ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور سنہ ۱۳۰۱ھ میں دار العلوم دیوبند کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ آپ کے زمانہ تعلیم میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب صدر مدرس دار العلوم دیوبند تھے۔ اور دوسرے مقتدر استاذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رح تھے تعلیم سے فراغت کے بعد آپ مدرسہ فیض عام کانپور میں ملازم ہو گئے اسکے بعد مدرسہ جامع العلوم میں ملازم رہے یہاں چودہ سالہ قیام کے بعد آخر صفر سنہ ۱۳۱۵ھ میں تھانہ بھون کو رونق بخشی۔ آپ کی بیعت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی سے تھی۔ آپنے پہلی مرتبہ حج سنہ ۱۳۰۱ھ میں کیا، سنہ ۱۳۱۰ھ میں دوبارہ حج ادا کیا۔ اور اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے پاس چھ ماہ قیام کیا سنہ ۱۳۱۵ھ سے وفات تک تھانہ بھون میں مقیم رہے اور سلسلہ تبلیغ وارشاد جاری رکھا۔ فقیر نے جناب مستطاب سے سنہ ۱۳۶۲ھ میں حضرت استاذی مولانا قاری محمد طیب صاحب مد ظلہ کی معیت میں ملاقات کی۔ الموقت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مد ظلہ بھی وہیں مقیم تھے۔ حضرت تھانوی قدس سرہ وسط رجب سنہ ۱۳۶۲ھ مطابق جولائی سنہ ۱۹۴۳ء بیاسی سال تین ماہ گیارہ دن کی عمر مستعار گذار کر فوت ہوئے تھانہ بھون کی سرزمین آپکے جسم کیلئے امین ہے۔

آپکی تصنیفات میں سے بہشتی زیور، تفسیر بیان القرآن، امداد الفتاوی، افاضات الیومیہ، افادات اشرفیہ، آداب القرآن، نوادر النوادر، الحیلۃ الناجزۃ مشہور ہیں۔ آپکی جملہ تصانیف ایک سو سے زائد ہیں دیگر علماء امت تاحال فقہ کی تدریس میں مصروف ہیں۔ یہ گلستاں سدا بہار رہے آمین! والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔ تمت بالخیر۔

Marfat.com

Marfat.com

ہر قسم کی

عربی فارسی، اُردو، مذہبی کتب، قرآن مجید

قاعدے، سیپارے، پنجسورے اور مطبوعات

مصر و استنبول و ہند و پاکستان

بکفایت ملنے کا پتہ

اِدارہ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی - لاہور

Marfat.com

ہر قسم کی
عربی فارسی، اُردو، مذہبی کتب، قرآن مجید
قاعدے، سیپارے، پنجسورے اور مطبوعات
مصر و استنبول و ہند و پاکستان
بکفایت ملنے کا پتہ
اِدارہ اسلامیات
۱۹۰ - انارکلی - لاہور

Marfat.com